PRGI No.APURD/2013/54302

www.falaknumanews.in

روزنامہ

حیدرآباد

فلک نما نیوز

FALAKNUMA NEWS

URDU DAILY HYDERABAD

Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM

FRIDAY 06 NOVEMBER 2026 VOLUME:14 ISSUE No.6 Rs.2.00 Pages:4

جمعہ ۶/نومبر ۲۰۲۶ ۲۵/جمادی الاول ۱۴۴۸ھ جلد(۱۴) شمارہ(۵) قیمت دو روپیہ





چھ ریاستوں میں ووٹرلسٹوں کی نظرثانی کا اعلان



نئی دہلی، 5نومبر (جی این ایس) EC نے 6 ریاستوں، UTs میں انتخابی فہرستوں کی خصوصی سمری نظرثانی کا اعلان کیا، الیکشن کمیشن نے جمعرات کو اعلان کیا کہ چنڈی گڑھ سمیت چھمز یدریاستوں اورمرکز کے زیرانتظام علاقوں میں انتخابی فہرستوں کی خصوصی سمری نظرثانی (SSR)20 نومبر سے شروع ہوگی، جس میں حتمی رائے دہندگان کی فہرست 21 جنوری کو شائع ہونے والی ہے۔ دادرا اور نگر حویلی اور دمن اور دیو، میزورم، اڈیشہ اور سکم۔ الیکشن کمیشن کے اعلان کردہ شیڈول کے مطابق پولنگ سٹیشنوں کی ریشنلائزیشن 20 نومبر 2026 تک مکمل کر لی جائے گی۔ انٹیگریٹڈ ڈرافٹ ووٹرلسٹ 30 نومبر 2026 کو شائع کی جائے گی جبکہ دعوے اور اعتراضات داخل کرنے کی مدت 30 نومبر سے 30 دسمبر 2026 تک جاری رہے گی۔ 2027، اور حتمی انتخابی فہرستیں 21 جنوری 2027 کو شائع کی جائیں گی۔ چھ ریاستیں اور مرکز کے زیرانتظام علاقے ان 17 ریاستوں اور مرکز کے زیرانتظام علاقوں کے علاوہ ہیں جن کے لیے پول باڈی نے گزشتہ ماہ SSR شیڈول کا اعلان کیا تھا۔ اس سے ریاستوں اور مرکز کے زیرانتظام علاقوں کی کل تعداد 23 ہو جاتی ہے جہاں SSR کا انعقاد ہونا ہے۔ نظرثانی ان ریاستوں اور مرکز کے زیرانتظام علاقوں میں کی جائے گی جہاں انتخابی فہرستوں کی خصوصی گہری نظرثانی (SIR) مکمل ہو چکی ہے۔ ان میں وہ ریاستیں بھی شامل ہیں جہاں اگلے سال کے اوائل میں اسمبلی انتخابات ہونے والے ہیں، بشمول پنجاب۔ 23 ریاستیں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں پنجاب، چنڈی گڑھ، انڈمان اور نکوبار جزائر، آسام، بہار، چھتیس گڑھ، گوا، گجرات، کیرالہ، لکشدیپ، مدھیہ پردیش، منی پور، پڈوچیری، راجستھان، تامل ناڈو، اتر پردیش، اتراکھنڈ، مغربی بنگال، اروناچل پردیش، دشاہ رام اور دیشارام پردیش اور دیشارام اور دیشا پردیش شامل ہیں۔ اور سکم۔ SSR عام طور پر نومبر-جنوری کے شیڈول کی پیروی کرتا ہے اور آخری بار نومبر 2024-جنوری 2025 سائیکل کے دوران منعقد ہوا تھا۔ یہ نومبر 2025-جنوری 2026 کی مدت کے دوران منعقد نہیں کیا گیا تھا کیونکہ مذکورہ ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں SIR جاری تھا۔ SSR کا انعقاد ہر سال اہل رائے دہندگان اور نئے ووٹروں کے اندراج کی سہولت کے لیے کیا جاتا ہے تاکہ 1 جنوری کی اہلیت کی تاریخ کے حوالے سے، ساتھ ہی ساتھ 1 اپریل، 1 جولائی اور 1 اکتوبر کی بعد کی کوالیفائنگ تاریخوں کے لیے پیشگی درخواستیں بھی طلب کی جائیں۔ ان میں آندھرا پردیش، ہریانہ، جھارکھنڈ، کرناٹک، مہاراشٹر، میگھالیہ، ناگالینڈ، قومی دارالحکومت علاقہ دہلی، تریپورہ اور تلنگانہ شامل ہیں۔ ہماچل پردیش، جموں وکشمیر اور لداخ کے لیے، جہاں SIR ابھی شروع نہیں ہوا ہے، موسمی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے SSR شیڈول کا اعلان مقررہ وقت پر کیا جائے گا۔ پچھلے مہینے، EC نے اعلان کیا تھا کہ 17 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں SSR جہاں SIR مکمل ہو چکا ہے، 2 نومبر 2026 کو شروع ہو جائے گا، حتمی ووٹرز کی فہرست 4 جنوری 2027 کو شائع ہونے والی ہے۔ یہ 17 ریاستیں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں انڈمان اور نکوبار جزائر، آسام، بہار، گجرات، چھاتیرا، چھاتیرا، گجرات، چھاتیرا، لاوا، بہار، چھاتیرا، لاوڈ، چھتر، اور ریاستیں شامل ہیں۔ مدھیہ پردیش، منی پور، پڈوچیری، پنجاب، راجستھان، تمل ناڈو، اتر پردیش، اتراکھنڈ اور مغربی بنگال۔ الیکشن کمیشن کے مطابق اس نظرثانی کا مقصد انتخابی فہرستوں کو درست اور اپ ڈیٹ کرنا، اہل ووٹروں کے ناموں کا اندراج یقینی بنانا اور غیر اہل ووٹروں کے ناموں کو فہرست سے خارج کرنا ہے۔ اس عمل کے تحت نئے ووٹروں کو بھی اندراج کا موقع فراہم کیا جائے گا۔

جنتر منتر تشدد: سپریم کورٹ کی کمیٹی کو رپورٹ کی ہدایت



نئی دہلی، 5 نومبر (جی این ایس) سپریم کورٹ نے جمعرات کو کہا کہ جولائی میں جنتر منتر پر CJP کی زیر قیادت احتجاج کے دوران مبینہ تشدد اور پولیس کی زیادتیوں کی تحقیقات کے لیے اس کی طرف سے مقرر کی گئی اعلیٰ اختیاراتی انکوائری کمیٹی (HPEC) کو اب تک متاثرہ افراد سے شاید ہی کوئی شکایت موصول ہوئی ہے۔ چیف جسٹس آف انڈیا سوریہ کانت اور جسٹس جویمالیہ باغچی کی بنچ نے جسٹس (ریٹائرڈ) آر سبھاش ریڈی کی سربراہی میں ایچ پی ای سی کو متاثرین کی جانب سے عدالت میں عرضی گزاروں کے ذریعہ پیش کردہ ویڈیو کلپس سمیت مواد کی جانچ کرنے کی اجازت دی۔ اس نے پینل سے کہا کہ وہ ایک ماہ کے اندر پولیس کی زیادتیوں پر اپنی رپورٹ پیش کرے۔ ایک پورٹل کو چالو کرنے اور آن لائن اور جسمانی طور پر شکایات درج کرنے کے لیے ایک وقف ای میل ایڈریس فراہم کرنے کے باوجود، اس کو شاید ہی کوئی جواب ملا، پینل نے بنچ کو بتایا جس نے درخواست گزاروں پر زور دیا کہ وہ متاثرہ افراد کو کمیٹی سے رجوع کرنے اور واقعات کے اپنے حسابات جمع کرنے کی ترغیب دیں۔ اس نے کہا کہ شکایات، جو فون نمبر یا دیگر ذاتی تفصیلات ظاہر کیے بغیر گمنام طور پر جمع کرائی جا سکتی ہیں، ان کی جانچ پینل کے ذریعے کی جانی چاہیے۔ بنچ نے HPEC کی طرف سے 31 اکتوبر کو دائر کی گئی کارروائی کی رپورٹ کا جائزہ لیا اور نوٹ کیا کہ کمیٹی نے شکایات کو مدعو کرنے کے لیے ایک وقف شدہ پورٹل بنایا تھا اور 17 اکتوبر کو ملک بھر کے 149 اخبارات میں نوٹس جاری کیے تھے، جس میں لوگوں سے کہا گیا تھا کہ وہ اپنی شکایات کو عملی طور پر یا جسمانی طور پر یا رجسٹرڈ پوسٹ کے ذریعے جمع کرائیں۔ رپورٹ مزید بتاتی ہے کہ شاید ہی کوئی جواب آیا اور اس لیے کمیٹی نے 21 اکتوبر کو دوبارہ تفصیلات کو دہرایا۔ کوششوں کے باوجود، پورٹل پر شاید ہی کوئی شکایت موصول ہوئی ہو اور کوئی بھی ای میل پر، بنچ نے کہا۔ ہم نے فریقین کے وکیل کو متاثر کیا ہے، چونکہ شکایت کنندگان/متاثرین کے نام ظاہر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اس لیے ان کے پاس موجود تمام مواد کو HPEC یا پورٹل کے دیے گئے پتے پر بھیج دیا جائے، تاکہ وہ اس طرح کے مواد پر غور کر سکے۔ سپریم کورٹ نے ہدایت دی کہ مبینہ واقعات سے متعلق درخواستیں، ویڈیوز اور شکایات اس پینل کو بھیجی جائیں، جس میں پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس روی شنکر جھا، دہلی ہائی کورٹ کے سابق جج جسٹس شلندر کور، سی بی آئی کے سابق ڈائریکٹر رشی کمار شکلا اور میگھالیہ کے ریٹائرڈ ڈی جی پی ایل آر بشنوئی بھی شامل ہیں۔ اس نے بشنوئی کی ذاتی وجوہات کی بنا پر پینل سے فارغ ہونے کی درخواست بھی قبول کر لی۔ بنچ نے کمیٹی سے کہا کہ وہ شکایات کا غیر معینہ مدت تک انتظار نہ کرے اور پہلے سے موصول ہونے والے مواد کی بنیاد پر حقائق تلاش کرنے کی مشق کو آگے بڑھائے۔ بنچ نے نوٹ کیا کہ HPEC نے 29 اکتوبر کو اپنے دفتر میں ایک نشست منعقد کی تھی، جس کی پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے تشہیر کی گئی تھی۔ تاہم اس دن صرف ایک شکایت کنندہ اس کے سامنے پیش ہوا اور حلف نامہ جمع کرایا۔

فلپائن بھارت سے مزید براہموس میزائل خریدنے کا خواہاں

نئی دہلی، 5 نومبر (جی این ایس) فلپائن بھارت سے مزید براہموس میزائل سسٹم حاصل کرنے کا خواہاں ہے اور بیرونی خلا کے فوجی استعمال میں نئی دہلی کے ساتھ زیادہ تعاون کا خواہاں ہے۔ فلپائن کے قومی دفاع کے سکریٹری گلبرٹو ٹیوڈورو نے نئی دہلی میں تھنک ٹینک منوہر پاریکر انسٹی ٹیوٹ فار ڈیفنس اسٹڈیز اینڈ اینالائزز (MP-IDSA) کے زیر اہتمام دہلی ڈیفنس ڈائیلاگ سے خطاب کرتے ہوئے ان منصوبوں کا انکشاف کیا۔ ٹیوڈورو نے بدھ کو ویڈیو کانفرنس کے ذریعے سامعین سے خطاب کیا۔ ٹیوڈورو نے کہا، ہم اپنے پاس موجود برہموس یونٹوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کی امید کرتے ہیں، اور برہموس پر ایک خواہش کی فہرست ہندوستانی حکام کے ساتھ شیئر کی ہے تاکہ اسے فلپائنی ماحول کے لیے مزید موزوں بنایا جا سکے۔ انہوں نے برہموس کو بہت ہی قابل ہتھیار قرار دیا۔ ہندوستان کے ذرائع نے اس پیشرفت کی تصدیق کی اور اشارہ کیا کہ فلپائن کے ساتھ معاہدہ 2022 میں جنوب مشرقی ایشیائی ملک ہندوستان کے ساتھ دستخط کیے گئے 375 ملین ڈالر کے براہموس معاہدے سے بڑا ہو سکتا ہے۔ برہموس ایک 300 کلومیٹر اینٹی شپ میزائل ہے جو ہندوستان کی ڈیفنس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (DRDO) اور روس کے NO کے مشترکہ منصوبے کے تحت تیار کیا گیا ہے۔ فلپائن نے 2022 میں 375 ملین امریکی ڈالر کے معاہدے کے تحت ہندوستان سے میزائل خریدا تھا، جس کی ترسیل اس سال مکمل ہونے والی ہے۔ برہموس کو بحیرہ جنوبی چین کے آس پاس کے ممالک کے ایک گروپ کے درمیان شوقین گاہک ملے ہیں، بشمول انڈونیشیا، فلپائن اور ویتنام۔ تینوں نے میزائل کے ساحل سے لانچ کیے جانے والے اینٹی شپ ویرینٹ کا انتخاب کیا ہے۔ برہموس کے پاس بھی ایک قسم ہے جسے جہاز سے زمینی ہدف پر فائر کیا جا سکتا ہے، لیکن اسے ابھی تک برآمد نہیں کیا گیا ہے۔ فلپائن اور ویتنام ہائیڈرو کاربن سے مالا مال جنوبی بحیرہ چین میں چین کے ساتھ جاری سمندری علاقائی تنازع میں ملوث ہیں۔ انڈونیشیا میں بھی اسی سمندر کے ساتھ ایک چھوٹی ساحلی پٹی ہے لیکن وہ اس تنازع کا حصہ نہیں ہے۔ فلپائن خلائی ٹیکنالوجی میں ہندوستان کے ساتھ زیادہ تعاون کا خواہاں ہے۔ ٹیوڈورو نے ایک خصوصی درخواست کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ فلپائن کے صدر فرڈیننڈ آر مارکوس جونیئر اس شعبے میں تعاون کے لیے پرعزم ہیں۔ Teodoro نے مزید کہا کہ صدر نے ہمیں فلپائن کے سیٹلائٹ حصول پروگرام کی مسلح افواج میں شامل ہونے کی ہدایت کی ہے، جس کے لیے، یقیناً، ہندوستان ایک بہت اہم ممکنہ شراکت دار ہوگا۔

ای سی آئی نے آئی ٹی چیف کو ڈپٹی الیکشن کمشنر کے ماتحت رکھا

نئی دہلی، 5 نومبر (جی این ایس): الیکشن کمیشن آف انڈیا (ای سی آئی) نے اپنے کام کی تقسیم کے حکم پر نظرثانی کی ہے، جس میں ڈائریکٹر جنرل (آئی ٹی) سیما کھنہ کو ڈپٹی الیکشن کمشنر (ڈی ای سی) کی نگرانی میں لایا گیا ہے، سابقہ انتظامی رپورٹنگ ڈھانچہ کو بحال کیا گیا ہے۔ 4 نومبر کو جاری کیے گئے تازہ کام کی تقسیم کے حکم کے تحت، ڈپٹی الیکشن کمشنر پرکاش راج پروہت کو آئی ٹی اور انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) ڈویژنوں کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ سیما کھنہ اب ان کے ذریعے ان ڈویژنوں سے متعلق معاملات کی فائلیں روٹ کریں گی۔ یہ نظرثانی 28 جولائی کے ایک سابقہ حکم پر تنازعہ کے بعد ہوئی ہے، جس نے اس وقت کے ڈپٹی الیکشن کمشنر سنجے کمار سے لے کر سیما کھنہ کو آئی ٹی اور آئی سی ٹی سے متعلقہ ذمہ داریاں دوبارہ تفویض کی تھیں۔ انتظامات نے موجودہ ڈی ای سی سطح کے نگران چینل کو مؤثر طریقے سے ہٹا دیا اور آئی ٹی کے سربراہ کو براہ راست کمیشن کو فائلیں جمع کرانے کی اجازت دی۔ مبینہ طور پر اس اقدام پر الیکشن کمشنروں سکھبیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی کی طرف سے اعتراض کیا گیا، جنہوں نے 29 جولائی کو کابینہ سکریٹری ٹی وی سوماناتھن کو الگ الگ خط لکھے، جس میں نظرثانی شدہ ذمہ داریوں کو مختص کرنے کے طریقے پر سوال اٹھایا گیا۔ انہوں نے مبینہ طور پر برقرار رکھا کہ یہ حکم کمیشن کی منظوری کے بغیر جاری کیا گیا تھا۔ الیکشن کمیشن نے بعد ازاں واضح کیا کہ 28 جولائی کے حکم نامے پر دونوں الیکشن کمشنرز کے اعتراضات کے بعد کبھی عمل درآمد نہیں ہوا۔

UPI.5 چارجز کے معاملے پر NPCI کا سپریم کورٹ میں حلف نامہ

نئی دہلی، 5 نومبر (جی این ایس) کی سماعت کے دوران، سپریم کورٹ نے بتایا کہ وہ ایک ایسی درخواست پر غور کرنے پر رضامند ہو گیا ہے جس میں یہ دلیل دی گئی ہے کہ تاجر نظرثانی شدہ UPI قیمتوں کے تعین کے فریم ورک کے تحت صارفین کو مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ (MDR) چارجز نہیں دے سکتے ہیں۔ سپریم کورٹ میں داخل کردہ ایک حلف نامہ میں، NPCI نے عرض کیا کہ UPI ایپلیکیشن فراہم کرنے والے یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (UPI) کے ذریعے ادائیگی کرنے کے لیے صارفین پر پلیٹ فارم فیس یا دیگر چارجز نہیں لگا سکتے۔ یہ حلف نامہ ٹیکسیشن اور دیگر قوانین (ترمیمی) ایکٹ، 2026، اس کے بعد وزارت خزانہ کے نوٹیفکیشن اور ستمبر میں اعلان کردہ NPCI کے نظرثانی شدہ MDR فریم ورک کے ذریعے متعارف کرائے گئے پیمنٹ اینڈ سیٹلمنٹ سسٹمز ایکٹ، 2007 کے سیکشن 10A میں ترمیم کو چیلنج کرنے والی درخواستوں کے جواب میں داخل کیا گیا ہے۔ ایم ڈی آر کے تحت چارج صرف ایک چھوٹے حصے کی طرف متوجہ ہوتا ہے یعنی تقریباً 0.4 فیصد، P2M (پرسن ٹو مرچنٹ) لین دین جو کہ 2,000 روپے سے زیادہ ہے اور اس طرح، اس کے واقعات میں اس قدر محدود حد تک محدود پیمانہ تاجروں کے لیے کم گنجائش فراہم کرتا ہے کہ وہ اپنے تمام اکاؤنٹس پر اپنے صارفین کی بنیاد پر چارج وصول کریں۔ صرف کبھی کبھار اور صرف ایک متعین قدر سے اوپر، یہ خدشہ کہ MDR فریم ورک کے نتیجے میں قیمتوں میں خاموشی سے نظرثانی کی جائے گی،" NPCI نے کہا۔ CJI سوریہ کانت کی قیادت والی بنچ نے 28 ستمبر کو مرکز، ریزرو بینک آف انڈیا اور دیگر کو ایک PIL پر نوٹس جاری کیا تھا جس میں 2,000 روپے سے زیادہ کے مخصوص UPI پرسن ٹو مرچنٹ (P2M) لین دین پر MDR لگانے کے فیصلے کو چیلنج کیا گیا تھا۔ تاہم، اس نے 2 روپے سے زیادہ کے مخصوص UPI P2M لین دین پر MDR لگانے کے مرکز کے فیصلے پر روک لگانے سے انکار کر دیا تھا۔ 2,000 P2PM زمرہ ان تاجروں کا احاطہ کرتا ہے جو ماہانہ 1 لاکھ روپے تک کے UPI کریڈٹ حاصل کرتے ہیں۔ نظرثانی شدہ فریم ورک کے دفاع کرتے ہوئے، این پی سی آئی نے کہا کہ صارفین کو ایم ڈی آر چارجز منتقل کرنے پر پابندی محض پالیسی کی یقین دہانی نہیں تھی بلکہ معاہدہ کے نفاذ کے طریقہ کار کی طرف سے حمایت یافتہ ایک لازمی سمت تھی۔ اس میں کہا گیا کہ کوئی بھی خلاف ورزی، بینکوں، پیمنٹ سسٹم پرووائیڈرز (PSPs) اور تھرڈ پارٹی ایپلیکیشن پرووائیڈرز (TPAPs) کے خلاف تعمیل کی کارروائی کو مدعو کر سکتی ہے، بشمول ان کی UPI کی رکنیت اور سہولیات کی ممکنہ برخاستگی۔ این سی پی آئی نے ان خدشات کو مسترد کر دیا کہ نظرثانی شدہ چارجز اعلیٰ تجارتی قیمتوں کے ذریعے بالواسطہ طور پر صارفین پر مالی بوجھ بڑھا سکتے ہیں۔ نظرثانی شدہ فریم ورک کے تحت، 0.4 فیصد تک کا MDR 2,000 روپے سے زیادہ کے مرچنٹ ٹرانزیکشنز پر لاگو ہوگا، اس میں کہا گیا ہے کہ حد سے نیچے کی ٹرانزیکشنز مفت رہیں گی، جبکہ صفر-MDR فریم ورک کے تحت آنے والے چھوٹے تاجر بھی مستثنیٰ رہیں گے۔ چارج کی محدود لاگو ہونے کی وجہ سے تاجروں کے لیے اپنے پورے کسٹمر بیس میں قیمتوں پر نظرثانی کرنے کی بہت کم گنجائش رہ جائے گی۔ این پی سی آئی نے مزید کہا کہ P2P ٹرانسفرز اور لین دین جس میں P2PM زمرہ کے تحت چھوٹے تاجر شامل ہیں کوئی MDR متوجہ نہیں کرتے رہیں گے۔

تمل ناڈو حکومت کا شادی امدادی اسکیم کے لیے 812 کروڑ روپے مختص کرنے کا اعلان

نئی دہلی، 5 نومبر (جی این ایس) کی ساڑیاں فراہم کرنے کے لیے 812 کروڑ روپے مختص کیے ہیں چنئی: وزیر اعلیٰ سی جوزف وجے کی قیادت والی تمل ناڈو حکومت نے مالی سال کے دوران آٹھ گرام سونے کے سکے اور خالص ریشم کی ساڑیاں فراہم کرنے کے لیے 812 کروڑ روپے مختص کیے ہیں۔ عنان سیر تھیٹم کے تحت، نظرثانی شدہ اہلیت کی شرائط اور معیار کے معیار کے ساتھ سونے پر مبنی شادی کی امداد کو بحال کرنا۔ یہ پہل ریاست کے شادی امدادی پروگرام کے تحت سونے کے سکوں کی تقسیم کی واپسی کی نشاندہی کرتی ہے، جس میں یکے بعد دیگرے حکومتوں کے تحت طویل رکاوٹیں اور پالیسی تبدیلیاں دیکھنے میں آئیں۔ سماجی بہبود اور خواتین کو بااختیار بنانے کے محکمے کی طرف سے جاری کردہ ٹینڈر دستاویزات کے مطابق، آٹھ گرام سونے کا سکہ اور ایک ریشمی ساڑھی خریدنے کے لیے ہر مستفید کے لیے تقریباً 35.1 لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ حکومت نے تقسیم کیے گئے مواد کے معیار کو یقینی بنانے کے لیے سخت وضاحتیں تجویز کی ہیں۔ سونے کے سکوں میں 916 پاکیزگی ہونی چاہیے اور بیورو آف انڈین اسٹینڈرڈز (BIS) کے ہال مارکنگ کے تقاضوں کے مطابق ہونا چاہیے۔ ہر سکے کے ایک طرف تمل ناڈو حکومت کا نشان ہوگا، جب کہ اس کے ریورس پر اس کا وزن، پاکیزگی اور ہال مارکنگ کی تفصیلات ظاہر ہوں گی۔ ریشم کی ساڑیوں کو 100 فیصد خالص شہتوت ریشم کے دھاگے سے تیار کیا جانا چاہیے، جس میں کم از کم ریشم کا مواد 380 گرام ہو۔ ہر ساڑی کی پیمائش 2.6 میٹر ہونی چاہیے، بشمول بلاؤز کے مواد، اور وزن 430 گرام۔ اس میں 380 گرام ریشم اور 50 گرام آدھی باریک زری شامل ہے۔ پولیسٹر پر مبنی زری کی اجازت صرف سرحدوں کے ساتھ آرائشی کاموں، پلو اور بٹا کے ڈیزائن کے لیے ہوگی۔ دونوں اطراف میں 5.1 سینٹی میٹر کی زری سرحدیں ہونی چاہئیں۔ اہلیت کے معیار کے تحت، دلہن کے خاندان کی سالانہ آمدنی 5.2 لاکھ روپے سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔ درخواست دہندگان کا تعلق تمل ناڈو سے ہونا چاہیے، اور شادی ریاست کے اندر ہی ہونی چاہیے۔ عنان سیر اسکیم AIADMK انتظامیہ کے دوران متعارف کرائے گئے پہلے تھالیکو تھنگم پروگرام کی جگہ لے لیتی ہے، جس میں اہل خواتین کو 50,000 روپے کی مالی امداد کے ساتھ آٹھ گرام سونا پیش کیا جاتا تھا۔



روزنامہ
فلک نما نیوز
حیدرآباد
FALAKNUMA NEWS
URDU DAILY HYDERABAD
Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM

اداریہ

ٹرمپ ایران کو نئی شکل دینا چاہتے ہیں

دو متضاد پیغامات 1 اپریل کو مغربی ایشیا میں جاری جنگ کے اہم کرداروں کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔ ایک امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی بہت زیادہ متوقع تقریر تھی، جبکہ دوسری ایرانی صدر مسعود پیزشکیان کی طرف سے "امریکی عوام کو خط تھی۔ ٹیلی ویژن کے لیے بنائے گئے خطاب میں، ٹرمپ نے آخر کار کہنے کے لیے کوئی نئی بات نہیں کی تھی کیونکہ اس نے اپنی سوشل میڈیا پوسٹس اور میڈیا کے تبصروں کو ریش کیا۔ ایران کے پاسداران انقلاب کی بحریہ (IRGC-N) کی ناکہ بندی میں آبنائے ہرمز کو غیر مسدود کرنے کا، اور نہ ہی پورے خطے میں ہزاروں کی تعداد میں امریکی زمینی دستوں کو ایران میں داخل کرنے کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ آبنائے، جس کے ذریعے عالمی توانائی کا ایک تہائی بہتا ہے، IRGC کے کنٹرول میں رہتا ہے۔ مالیاتی اور اجناس کے اشاریہ جات، جن کی ٹرمپ کی طرف سے کڑی نگرانی کی جاتی ہے، مسلسل اوپر کی طرف بڑھ رہے ہیں، جب کہ آسٹریلیا سے مصر تک کے ممالک کو ایندھن کی قلت اور شٹ ڈاؤن کا سامنا ہے۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) نے کساد بازاری کی پیشن گوئی کے ساتھ پوری عالمی معیشت اپنے کنارے پر ہے۔ آج تک، ٹرمپ چالاکی کے ساتھ مارکیٹوں میں ہیرا پھیری کرتے رہے ہیں، اپنے تبصروں کو ان کی شکل دینے کے لیے ترتیب دے رہے ہیں۔ اب نہیں، ایسا لگتا ہے۔ اسٹاک مارکیٹ اب ٹرمپ کے تبصروں کے بجائے میدان جنگ میں ہونے والی پیش رفت کے مطابق آگے بڑھ رہی ہے۔ پیزشکیان کا خط - انگریزی میں لکھا گیا، فارسی میں نہیں - سوشل میڈیا پر بڑے پیمانے پر گردش کیا گیا۔ امریکہ کے خلاف ملک کی دشمنی کے سرکاری موقف کے پیش نظر، یہ ایک غیر معمولی، شاید بہادری کا پیغام ہے۔ دونوں فریقین اس سے قبل اعلیٰ سطح پر خطوط کا تبادلہ کر چکے ہیں، لیکن ایک موجودہ ایرانی صدر کی طرف سے اس طرح کی عوامی رسائی کی کوئی تاریخی نظیر نہیں ملتی۔ آخر کار، دونوں ممالک نے 1979 میں تہران میں تعینات امریکی سفارت کاروں کے اغوا کے بعد سفارتی تعلقات منقطع کر لیے تھے۔ پیزشکیان اب ایران امریکہ تعلقات پر یہ ریکارڈ قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ یہ "اصل میں دشمنی نہیں" تھے، اور موجودہ تنازعہ کا الزام مکمل طور پر امریکہ اور اسرائیل پر ڈالتے ہیں۔ پیزیشکیان کی درخواست پختہ ہے اور امریکی سامعین سے بالاتر ہے۔ انہوں نے یہ کہہ کر دنیا کو مخاطب کیا کہ ایران کے اہم انفراسٹرکچر پر حملہ کرنا ایک جنگی جرم ہے، کہ یہ "عدم استحکام پیدا کرتے ہیں، انسانی اور اقتصادی اخراجات میں اضافہ کرتے ہیں، اور تناؤ کے دور کو جاری رکھتے ہیں، ناراضگی کے بیج بوتے ہیں جو برسوں تک برقرار رہے گی"۔ تاریخی طور پر، یہ نوٹ کرنے کی ضرورت ہے، خطے میں بنیادی ڈھانچے پر ایران کے حملے، فوجی اہداف کے برعکس، عام طور پر ردعمل تھے اور فعال نہیں تھے۔ اپنے خطاب میں ٹرمپ نے عالمی سطح پر غیر مقبول جنگ کو دوگنا کر دیا۔ وہ اپنے تجارتی نشان کی دھمکیوں کی تجدید کرتے ہوئے ایک ہی وقت میں معقول نظر آئے، اور اعلان کیا، "ہم اگلے دو سے تین ہفتوں میں ان (ایران) کو بہت سخت مارنے والے ہیں۔ ہم انہیں پتھر کے زمانے میں واپس لانے جا رہے ہیں جہاں سے ان کا تعلق ہے۔ ایک بے ہنگم ایران، جس پر یقین ہے کہ اس کا ہاتھ اس وقت بالادست ہے، نے امریکی فوجیوں کو "قریب آنے" کا طعنہ دیا۔ ایک ایرانی تجزیہ کار نے مختصراً کہا کہ 36,000 فٹ سے فضائی حملہ چھ فٹ پر ہونے والے "مردانہ" لڑائی سے بہت مختلف ہے۔ ٹرمپ کا خطاب بھی تضادات سے بھرا ہوا ہے۔ وہ "بنیادی اسٹریٹجک مقاصد" کی تکمیل کا دعویٰ کرتا ہے، لیکن اسی خطاب میں دوسری جگہوں پر، وہ کہتے ہیں کہ "ہم اپنے بنیادی مقاصد کو مکمل طور پر حاصل کرنے تک جاری رکھیں گے"۔ یہ تضاد جان بوجھ کر ہے، بے ترتیب نہیں۔ یہ انتخابی اور مالی طور پر اس کے لیے اہم اہمیت کے حامل سامعین کی طرف ہدایت کی جاتی ہے۔ سابقہ ایک گھبراہٹ کا شکار MAGA بیس ہے، جسے اس نے یہ کہہ کر تسلی دی ہے کہ "ہم جیت رہے ہیں، بڑے پیمانے پر"۔ موخر الذکر خلیج فارس کے چھ ممالک کے لیے ایک بینڈ ایڈ، پلیسبو ہے، جو حقیقی وقت میں، ان تمام بنیادوں کی تباہی کو دیکھ رہے ہیں جن پر ان کی معیشتیں استوار تھیں۔ امریکی صدر کی سعودی ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان اور کویتی باشندوں کے بارے میں بدتمیزی اور توہین آمیز زبان پیچیدہ مسائل کو سادہ لوح عوام پسند بنیادوں کے لیے آسان بناتی ہے جس کی خوبیوں سے کوئی پرواہ نہیں ہے۔ ٹرمپ بنیادی طور پر مزید اضافے کا اشارہ دے رہے ہیں، جو مزید کئی ہفتوں تک جاری رہ سکتا ہے۔ حالیہ دنوں میں، امریکہ اور اسرائیل نے اپنی بمباری کی مہم کو تیزی سے بڑھایا ہے، جو فوجی اہداف سے آگے بڑھ کر ایران کے معاشرے اور صنعتی اڈے کے بالکل دل پر حملہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے ایران کے دو سٹیل پلانٹس، ایک دوا ساز فیکٹری، شہری تنصیبات، جمنازیم اور رہائشی علاقوں کو بم سے اڑایا ہے۔ اصفہان میں واقع مبارکہ سٹیل پلانٹ درحقیقت مغربی ایشیا کا سب سے بڑا پلانٹ ہے۔ جیسا کہ ایک تجزیہ کار اس کی وضاحت کرتا ہے، "اسٹیل بنیادی ڈھانچے، تعمیرات اور صنعتی گردش کے مرکز میں بیٹھتا ہے۔ اسے نقصان پہنچاتا ہے، اور اس کے اثرات ایک شعبے سے کہیں زیادہ جھڑتے ہیں"۔ امریکی صدر نہ صرف تباہی مچا رہے ہیں بلکہ جنگ کے بعد کے ایران کی شکل دینا چاہتے ہیں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ اس کی اقتصادی بحالی اور تعمیر نو طویل اور تکلیف دہ ہوگی۔ اس طرح، اس کی بیان بازی کو مہلک سنجیدگی کے ساتھ لینے کی ضرورت ہے۔ واضح طور پر، "حکومت کی تبدیلی" اب امریکہ اسرائیل کے ایجنڈے میں نہیں ہے، لیکن ایران کو "پتھر کے زمانے" میں واپس بھیجنے کی خواہش پوری دنیا کے سامنے کھل کر سامنے آ رہی ہے۔ یہ ایک ایسے لوگوں پر حملہ ہے جو صرف دو مہینے پہلے تھے، کافی ستم ظریفی یہ ہے کہ ٹرمپ نے یقین دلایا تھا کہ "مدد جاری ہے"۔ ٹرمپ اتفاقی طور پر ایک فوجی دلدل پر بھی کاغذات لکھ رہے ہیں جس میں انہوں نے پوری امریکی سینٹ کام (سنٹرل کمانڈ) کو کھینچ لیا ہے، اور، ہندوستان میں ہمارے لیے، امریکی PACOM (پیسیفک کمانڈ)، جو ایک اہم تھیٹر ہے۔ مغربی ایشیا میں ہونے والے نقصانات کو پورا کرنے کے لیے امریکی فوجی اثاثوں کو مشرقی ایشیا سے منتقل کیا جا رہا ہے۔ آج تک، ایرانیوں نے نصف درجن THAAD ریڈار سسٹم کو تباہ کر دیا ہے، قطر میں العدید اڈے پر امریکہ کے سب سے پیچیدہ راڈار سرے کو کاٹ دیا ہے اور انتہائی درستگی کے ساتھ E3 سینٹری سرویلنس طیارے، 135 KC ایئر اینڈھن بھرنے والے ٹینکرز اور دیگر نگرانی والے ہوائی جہاز کو تباہ کر دیا ہے۔

کراس روڈ پر ناسا: مریخ، چاند، اور قوتیں جو امریکہ کی مستقبل کی خلائی

ڈاکٹر امل مدلالی

خلاء کے دشوار گزار خطوں پر تشریف لانا ناسا کا ڈومین ہے، اور منزلہ ایجنسی آخری سرحد اور اس سے آگے کے چیلنجوں کو قبول کرنے میں کوئی اجنبی نہیں ہے۔ لیکن زمین سے جڑے چیلنجوں کا اسے اب سامنا ہے جو اس کے کسی بھی گہرے خلائی مشن کے تقاضوں کے برابر ہے۔ وائٹ ہاؤس کی جانب سے گزشتہ ہفتے ایجنسی کے سائنس بجٹ میں 50 فیصد کٹوتی کے اعلان کے ساتھ، کانگریس نے ٹرمپ انتظامیہ کو نوٹس دیتے ہوئے کہا کہ وہ خلائی تحقیق کے لیے "چاند سے مریخ" کے نقطہ نظر میں کسی بھی قسم کی تبدیلی کی مخالفت کرتی ہے، اور اسپیس ایکس کے بانی ایلون مسک کے خلائی پالیسی پر بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کی مخالفت کرتی ہے، ناسا ایک غیر یقینی مدار میں دھکیل رہا ہے جو کہ بہت زیادہ طاقت کے ساتھ مقابلہ کر رہا ہے۔ خلائی تحقیق کی ترجیحات کے مستقبل پر تقسیم گزشتہ ہفتے اس وقت منظر عام پر آئی جب سینیٹ کی کامرس کمیٹی نے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ناسا کی قیادت کے لیے نامزد امیدوار جیرڈ آئزاک مین، ایک ارب پتی کاروباری، تجارتی خلاباز اور مسک کے قریبی ساتھی پر غور کرنے کے لیے بلایا۔ یہ تقسیم پارٹی لائنوں پر نہیں بلکہ خود ریپبلکن پارٹی کے اندر تھی۔ ریپبلکن سینیٹر ٹیڈ کروز، جو کمیٹی کی سربراہی کرتے ہیں، خلاء کے لیے ٹرمپ کے اصل وژن کے حامی اور NASA کے آرٹیمس چاند کی تلاش کے پروگرام کے کلیدی وکیل ہیں، جسے ٹرمپ انتظامیہ نے 2017 میں متعارف کرایا تھا۔ کروز نے واضح کیا کہ موجودہ انتظامیہ کو اس چاند سے مریخ "قدم قدمی کی حکمت عملی کو جاری رکھنا چاہیے، جس کو کانگریس کی دو طرفہ حمایت حاصل ہے اور یہ قانون کے مطابق ہے۔ تنازعہ اس بات پر مرکوز ہے کہ خلا میں امریکہ کا اگلا خلائی سنگ میل کیا ہونا چاہئے۔ ٹرمپ، اقتدار میں واپسی کے بعد کانگریس سے اپنی پہلی تقریر کے دوران، مسک کے نئے انداز کو اپناتے نظر آئے، جسے مسک نے پسند کیا، جب انہوں نے اعلان کیا کہ امریکہ "سیارے مریخ پر اور اس سے بھی آگے امریکی پرچم لگائے گا"، چاند پر توجہ کم کرنے کا مشورہ۔ آئزاک مین نے اپنی تصدیقی سماعت کے دوران کمیٹی کو بتایا کہ وہ ٹرمپ کی بازگشت کرتے ہوئے "امریکی خلابازوں کو مریخ پر بھیجنے کو ترجیح دیں گے۔" لیکن جب کروز نے آئزاک مین کو اپنے دفتر میں سینیٹر سے کیے گئے ایک مختلف وعدے پر دباؤ ڈالا تو ناسا کے ممکنہ سربراہ نے کہا کہ وہ دونوں مشنوں کو متوازن کرنے کے حق میں ہیں، انہوں نے مزید کہا: "ہمیں چاند بمقابلہ مریخ کا بائنری فیصلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔" قانون ساز، خاص طور پر کروز، آئزاک مین کی حکمت عملی کے بارے میں غیر مطمئن رہے، اور اسے "حتمی سرحد" کے لیے انتہائی غیر یقینی صورتحال کے وقت ایک خطرناک کے طور پر دیکھتے رہے۔ کروز نے خلا میں بڑھتی ہوئی عالمی مسابقت کا حوالہ دیتے ہوئے کہا، "اگلی خلائی دوڑ پہلے ہی یہاں ہے، خاص طور پر چین سے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ چاند پر واپسی کے منصوبے کو ترک کرنا ایک اہم اسٹریٹجک ڈومین بیجنگ کے حوالے کرنے کے مترادف ہوگا۔ کروز نے اصرار کیا۔ "ترجیحات میں انتہائی تبدیلی کا مطلب یقینی طور پر ایک سرخ چاند ※، آنے والی نسلوں کے لیے چین کے لیے زمین کی فراہمی ہے۔" کروز نہ صرف چاند بلکہ زمین کے نچلے مدار میں بھی چینی چیلنج کے بارے میں فکر مند ہیں۔ وہ بین الاقوامی خلائی اسٹیشن کو مقررہ وقت سے پہلے ریٹائر کرنے سے متفق نہیں ہے، جیسا کہ مسک نے پہلے "ضروری نظام" لگائے بغیر کہا ہے کہ "مسلسل زمین کے نچلے مدار میں امریکی خلابازوں کی مدد اور حکم دیا جائے۔ ہم چینی یا روسیوں کے حوالے نہیں کر سکتے۔" کانگریس میں تشویش یہ ہے کہ مسک امریکی خلائی پالیسی پر بے جا اثر ڈال رہا ہے، اور تصدیق کی سماعت کے دوران تناؤ پھیل گیا جب آئزاک مین نے بار بار اس سوال کو ٹال دیا کہ آیا مسک، جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ نامزدگی کے پیچھے ہے، اس وقت کمرے میں موجود تھا جب ٹرمپ کی جانب سے ملازمت کے لیے Isaacman کا انٹرویو کیا گیا۔ ڈیموکریٹک سینیٹر ایڈ مارکی نے چھٹی بار سوال کا جواب دینے سے انکار کرنے کے بعد آئزاک مین کو بتایا: "میں فرض کر رہا ہوں کہ آپ براہ راست جواب نہیں دینا چاہتے کیونکہ ایلون مسک کمرے میں تھے۔" انتظامیہ کی جانب سے اب تک کے اقدامات، بشمول ناسا کے چیف سائنٹسٹ کے دفتر کی بندش اور ایجنسی کے سینئر کلائمیٹ سائنس ایڈوائزر سمیت سائنس کی 20 اہم عہدوں کا خاتمہ، ناسا کے کام میں مسک کی توجہ مرکوز کرنے اور سائنس کے مسائل سے دور مشنز کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ آئزاک مین نے سینیٹ کمیٹی کو بتایا کہ وہ "سائنس کے وکیل ہیں"، اپنے خلائی مشنوں کے دوران کیے گئے 50 تجربات اور ہبل اسپیس ٹیلی سکوپ کی آپریشنل زندگی میں توسیع کے لیے فنڈ فراہم کرنے کی پیشکش کا حوالہ دیتے ہوئے۔ انہوں نے یہ بھی وعدہ کیا کہ "ناسا سائنس کے لیے ایک قوت کا ضخامت ثابت ہوگا" لیکن اس کی ساعت کے دو دن بعد، وائٹ ہاؤس کے بجٹ کی تجویز نے ناسا کی مجموعی فنڈنگ کو 25 بلین ڈالر سے کم کر کے 20 بلین ڈالر کر دیا اور سائنس کے اخراجات میں تقریباً 50 فیصد کمی کر دی۔ نینسی گریس رومن اسپیس ٹیلی سکوپ، جو 2026 میں لانچ ہونے والی تھی اور اسے فلکی طبیعیات کے ایک اہم مشن کے طور پر سراہا گیا، ہلاکتوں میں شامل ہے۔ جیوفزکس اور ارتھ سائنس پروگرام بھی ختم ہو جائیں گے۔ کٹوتیوں نے خلائی برادری، سائنسدانوں اور قانون سازوں کو یکساں طور پر پریشان کر دیا ہے۔ ناسا کے سابق ایسوسی ایٹ ایڈمنسٹریٹر بھاویہ لال نے سائنس کو نظر انداز کرنے کے خلاف خبردار کیا، کیونکہ اس سے چاند کی تلاش کے طویل مدتی مقاصد پر نقصان دہ اثر پڑے گا۔ "یہ صرف چاند پر جانے کے بارے میں نہیں ہے، یہ وہاں رہنے کے بارے میں ہے،" انہوں نے کہا۔ ڈیموکریٹک سینیٹر کرس وان ہولن نے کہا کہ فنڈنگ میں کٹوتی صرف کم نگاہی ہی نہیں، یہ خطرناک بھی ہے،" اور اپنی ریاست میری لینڈ میں ناسا کے گوڈارڈ اسپیس فلائٹ سینٹر پر کٹوتیوں کے اثرات کے بارے میں خاص طور پر تشویش کا اظہار کیا۔ ڈیموکریٹک نمائندے زو لوفگرین نے دلیل دی کہ کٹوتیوں سے امریکہ کی تکنیکی برتری ختم ہو سکتی ہے جبکہ چین نے اپنے خلائی پروگرام کو تیز کیا ہے۔ سب سے زیادہ گھبراہٹ سائنسی برادری کی تھی، جس نے خبردار کیا تھا کہ کٹوتیوں سے نہ صرف خلا بلکہ سائنس کے تمام پہلوؤں میں امریکی قیادت کو نقصان پہنچے گا۔ پلانیٹری سوسائٹی نے کہا کہ فنڈنگ میں مجوزہ کمی "ناسا کو تاریک دور میں لے جائے گی۔" Isaacman، ایک 42 سالہ، اوپنجی پرواز کرنے والا کاروباری شخص جس نے اپنے والدین کے تہہ خانے میں ایک کمپنی شروع کرنے کے لیے 16 سال کی عمر میں اسکول چھوڑ دیا اور بعد میں ایک نجی فضائیہ کی بنیاد رکھی، NASA کی سربراہی کے لیے ایک غیر روایتی انتخاب ہے۔ پچھلے ایجنسی کے منتظمین کے برعکس، وہ سائنسدان نہیں ہے اور اس نے کبھی NASA میں کام نہیں ہولن نے کہا کہ فنڈنگ میں کٹوتی صرف کم نگاہی ہی نہیں، یہ خطرناک بھی ہے" اور اپنی ریاست میری لینڈ میں ناسا کے گوڈارڈ اسپیس فلائٹ سینٹر پر کٹوتیوں کے اثرات کے بارے میں خاص طور پر تشویش کا اظہار کیا۔ ڈیموکریٹک نمائندے زو لوفگرین نے دلیل دی کہ کٹوتیوں سے امریکہ کی تکنیکی برتری ختم ہو سکتی ہے جبکہ چین نے اپنے خلائی پروگرام کو تیز کیا ہے۔ سب سے زیادہ گھبراہٹ سائنسی برادری تھی، جس نے خبردار کیا تھا کہ کٹوتیوں سے نہ صرف خلا میں اڑان بھری تھی، اور پہلی سویلین اسپیس واک کی۔ بہت سے قانون سازوں کے لیے، Isaacman کے مسک سے تعلقات اور مسک کے مریخ کے ایجنڈے کو ترجیح دینا ایک تشویش کا باعث ہے حالانکہ اس نے کہا کہ وہ ایک ہی وقت میں چاند اور مریخ دونوں پر توجہ مرکوز کر سکتے ہیں۔ لیکن وسیع تر بحث صرف خلاء کی تلاش کے لیے ٹرمپ انتظامیہ کی ترجیحات کے بارے میں نہیں ہے، یہ خلا میں امریکہ کی عالمی قیادت کے بارے میں ہے۔ آرٹیمس پروگرام کو چین کے بین الاقوامی قمری ریسرچ سٹیشن اور خلا میں اس کے عزائم کے لیے ایک جیو پولیٹیکل کاؤنٹر کے طور پر ڈیزائن کیا گیا تھا۔ چاند کے لیے امریکی حکمت عملی میں تبدیلی سے چین اور دیگر (تحقیقاتی اسٹیشن روس کے ساتھ ایک مشترکہ منصوبہ ہے)، قمری وسائل اور اسٹریٹجک اونچی زمین تک بلا مقابلہ رسائی مل سکتی ہے۔ آئزاک مین کی چار خلابازوں کی تصدیق کی سماعت میں موجودگی جو اگلے سال آرٹیمس پروگرام کے اگلے مشن کے حصے کے طور پر چاند کے گرد چکر لگائیں گے، اس بات کی ایک پُرجوش یاد دہانی تھی کہ کیا خطرہ ہے۔ ناسا، جیسا کہ کروز نے کہا، ایک دوراہے پر" ہے۔ یہ جو سمت لیتا ہے، اور خلائی تحقیق کا مستقبل، بشمول سائنس کے مسائل، اس بات پر منحصر ہوگا کہ اگلا منتظم کیا راستہ طے کرتا ہے۔ Isaacman، اگر تصدیق ہو جاتی ہے، تو اسے ثابت کرنا ہوگا کہ وہ سیاسی کشش ثقل کو نیویگیٹ کر سکتا ہے جو NASA کو مخالف سمتوں میں کھینچ رہا ہے، چاہے اس کا مطلب یہ ہے کہ مسک اس کے لیے آسمانی راستے کو چارٹ کیے بغیر ستاروں تک پہنچ جائے۔

آیئے مہاجرین کو یقین دلائیں

جیوتی ملھوترا

اے ایس انڈیا مغربی ایشیا میں جنگ کے تیل کے جھٹکے سے نمٹ رہا ہے، مہاجرین کی وطن واپسی کا پہلا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ پنجاب سے مہاراشٹر تک، بڑی مہاجر آبادی والی ریاستوں میں، چھوٹے، 5 کلو کے ایل پی جی سلنڈروں کی دستیابی میں کمی مہاجر مزدوروں کو اتر پردیش اور بہار کے دیہاتوں میں واپسی کا ٹکٹ خریدنے پر مجبور کر رہی ہے۔ مارچ 2020 میں جب کووڈ وبائی مرض نے ملک کو نشانہ بنایا اور راتوں رات لاک ڈاؤن کا اعلان کیا گیا تو صورتحال اس کے قریب نہیں ہے۔ اس ہفتے، دی ٹریبیون کے نامہ نگاروں، دیپ کمل کور، نیرج بگا اور شیوانی بھاکو، نے پایا کہ جب کہ بیساکھی ہمیشہ سے اس واپسی کے سفر کے لیے ایک مقناطیس رہی ہے جو مہاجر مزدور سالانہ کرتے ہیں ربیع کی فصل کاٹی گئی، اجرت مل گئی اور مالکان آنے والے نئے سال کی خوشی سے جھوم رہے ہیں ایک بار پھر سیاہ بادل چھائے ہوئے ہیں۔ مئی کے ساتھ ساتھ، اعصابی مہاجرین کہہ رہے ہیں۔ کیا اگر، وہ شامل کریں۔ یقینی طور پر، جنگ بھارت اور دنیا کو اپنے بہترین منصوبوں کو دوبارہ ترتیب دینے پر مجبور کر رہی ہے۔ اندرون ملک، مودی سرکار گرتے ہوئے روپے پر سخت پٹہ باندھے ہوئے ہے۔ یہ ایک ماہ قبل 90 / ڈالر تھا، 28 فروری کو علی خامنہ ای کے قتل کے ساتھ بحران شروع ہونے سے پہلے، اور پچھلے ہفتے 95 / ڈالر کی نفسیاتی رکاوٹ کو توڑ کر پیچھے ہٹنے سے پہلے۔ تیل کی قیمت اب بھی محفوظ ہے۔ ہندوستان کم از کم 80 فیصد تیل درآمد کرتا ہے۔ لیکن کھاد کی قیمت پہلے ہی کانپنے لگی ہے۔ تیل کی طرح، جس کا پانچواں حصہ آبنائے ہرمز سے گزرتا ہے، عالمی سطح پر تجارت کی جانے والی امونیا اور یوریا کا 25-30 فیصد۔ کھاد کی تیاری میں اہم اجزاء۔ اس پتلی آبنائے سے سفر کرتے ہیں، اس کے ساتھ 20 فیصد قدرتی گیس اسے بنانے میں استعمال ہوتی ہے۔ ایران یوریا (عام طور پر استعمال ہونے والی نائٹروجن کھاد) کا چوتھا بڑا پروڈیوسر ہے؛ قطر نے ایرانی حملوں کے بعد سے اپنے گیس پلانٹس بند کر دیے ہیں۔ وہ دنیا کی 14 فیصد یوریا فراہم کرتا ہے۔ ہندوستان دنیا میں کھاد کا دوسرا سب سے بڑا صارف ہے۔ آپ کو تصویر مل جاتی ہے۔ اگر ایران کی جنگ جاری رہتی ہے اور کھاد کے اجزاء کی سپلائی میں خلل پڑتا ہے۔ خوراک کی عالمی پیداوار کا تقریباً نصف مصنوعی نائٹروجن کھاد پر منحصر ہے۔ غریب لوگ واپس کراس ہیئرز پر آ جائیں گے۔ دریں اثنا، جیسا کہ یورپ ٹرمپ سے تھک گیا ہے۔ فرانسیسی، ہسپانوی اور جرمن عوامی طور پر امریکی صدر کے دوقطبی تبصروں پر مایوسی کا مظاہرہ کر رہے ہیں جن میں جنگ کو روکنے اور انتباہ دیا گیا ہے کہ امریکی افواج ایران کے شہری بنیادی ڈھانچے جیسے پل، پاور لائنز وغیرہ کو نشانہ بنا سکتی ہیں، تاکہ قدیم فارسی تہذیب کو گھٹنوں کے بل لایا جا سکے۔ ہرمز پر ٹولز نے کچھ دن پہلے ہی یوآن میں گزرنے کے لئے چارج کرنا شروع کر دیا تھا۔ جمعہ کی سہ پہر، ہندوستان کے لیے تیل لے جانے والے ایک جہاز نے اپنا راستہ بدل لیا اور اب چین کا سفر کر رہا ہے۔ بے چینی کا احساس جو معمول کے مطابق کاروبار میں دراندازی کرتا ہے کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے۔ ایک جنگ چل رہی ہے، آخر کار، اور ہندوستان اس سے محفوظ نہیں ہے۔ اس جنون کے باوجود جس نے اس ماہ انتخابات میں حصہ لینے والی ریاستوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ اس کے نتیجے میں، ہندوستان کا وفاقی نقشہ اس دور یا اگلے دور کے ساتھ رنگ بدل سکتا ہے یا نہیں بدل سکتا ہے جو کہ اگلے سال یا اس سے زیادہ میں ہوتا ہے۔ یقیناً حکمران بی جے پی کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ پی ایم اپنے معمول کے جوش و خروش کے ساتھ پورے ملک کا سفر کر رہے ہیں، آسام کے چائے کے باغ کے کارکنوں کے ساتھ چائے کی پتی چن رہے ہیں، سفید اور سرخ رنگ کی سرحدوں والی ساڑھیوں میں ملبوس خواتین۔ پڈوچیری، تمل ناڈو اور کیرالہ میں ریلیوں سے پہلے اور بعد میں خطاب کر چکے ہیں۔ شاید جنگ کی بے چینی گزشتہ ماہ واشنگٹن ڈی سی میں قائم تھنک ٹینک، پیٹرسن انسٹی ٹیوٹ فار انٹرنیشنل اکنامکس کی ایک رپورٹ سے بڑھ گئی ہے، جس کی قیادت اروند سبرامنین نے کی تھی، جو مودی حکومت کے پہلے دور حکومت کے سابق چیف اقتصادی مشیر تھے۔ ورکنگ پیپر "بھارت کے جی ڈی پی کے 20 سال کے غلط تخمینے" کے نئے ثبوت پیش کرتا ہے۔ ماہر معاشیات کی دلیل کا بوجھ یہ ہے کہ 2005 اور 2011 کے درمیان "بوم سالوں" میں۔ ہندوستان نے اپنی ترقی کو 1-5.1 فیصد پوائنٹس سے کم اندازہ لگایا ہوگا، جب کہ اس نے 2012-2023 کے درمیان اپنی ترقی کو بھی 1-5.1 فیصد پوائنٹس سے زیادہ تخمینہ لگایا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ کم اندازہ شدہ نصف دہائی منموہن سنگھ کے سالوں کے ساتھ ملتی ہے، جب سابق وزیر اعظم نے جانوروں کی روح" کو نکالنے اور ایک پرامید ہندوستان بنانے کی کوشش کی۔ جب کہ ترقی کی آخری حد سے زیادہ تخمینہ شدہ دہائی نریندر مودی کے سالوں کے ساتھ موافق ہے، جس میں نوٹ بندی، جی ایس ٹی کا تعارف اور کووڈ وبائی بیماری ہے۔ یقیناً، آخری غلطی ان کی نہیں ہے۔ سبرامنیم کے مطابق، جی ڈی پی کی حد سے زیادہ تخمینہ لگانے کی ایک وجہ یہ ہے کہ ہندوستان نے 2011-12 سے جی ڈی پی کی پیمائش کے لیے اپنے ڈیٹا ذرائع اور طریقہ کار کو تبدیل کیا۔ 2011-12 سے 2016-17 تک کے سرکاری تخمینے کے مطابق جی ڈی پی کی اوسط شرح نمو تقریباً 6.5-7 فیصد ہے، لیکن یہ حقیقت میں 4.5 فیصد رہی ہو گی۔ کہ 2005-2011 کی مدت، جب جی ڈی پی کا تخمینہ 7 فیصد تھا، یہ واقعی 8-8.5 فیصد تھا۔ سبرامنیم نے مزید کہا کہ حد سے زیادہ تخمینہ جزوی طور پر طریقہ کار کی تبدیلی سے متعلق ہے، جب معیشت کے چھوٹے رسمی شعبے کو اس کے وسیع غیر رسمی شعبے کے لیے ایک پراکسی کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ کچھ کہتے ہیں، 94 فیصد تک۔ وہ کہتے ہیں کہ اس نئے شواہد کے آج کی معیشت پر اثرات ہیں، جی ڈی پی اور کھپت کے پیٹرن دونوں کے لحاظ سے۔ پھر بھی سیاسی استحکام کا تصور ایک مضحکہ خیز بات ہے۔ بہت سال پہلے، 1991 میں، جب منموہن سنگھ نے بطور وزیر خزانہ اپنا پہلا بجٹ پیش کیا، شدید اختلاف کے وقت، انہوں نے وکٹر ہیوگو کا حوالہ دیتے ہوئے کہا، "زمین کی کوئی طاقت کسی خیال کو روک نہیں سکتی جس کا وقت آ گیا ہے۔"

امریکہ کی نیلی لہر بھارت کے ساتھ ایف ٹی اے

سشما رامچندرن

ایک نیلے رنگ کے سونامی نے امریکی کانگریس کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے جیسے ہی بھارت امریکہ تجارتی معاہدہ حتمی شکل دینے کے دہانے پر ہے۔ ڈیموکریٹک پارٹی اب ایوان نمائندگان اور سینیٹ دونوں میں قائل طور پر اپنا قبضہ جما رہی ہے۔ یہ کچھ امریکی گھریلو پالیسیوں میں تبدیلی کا باعث بنے گا۔ لیکن خارجہ پالیسی، بشمول تجارتی تعلقات، کانگریس کی منظوری کی ضرورت کے بغیر امریکی صدر کے دائرہ کار میں رہتی ہے۔ اس طرح یہ واضح طور پر ممکن ہے کہ پچھلے ڈیڑھ سال کے دوران طے پانے والے تجارتی معاہدے کی شکل میں بہت کم تبدیلی آئے۔ یہ اس حقیقت کے باوجود ہے کہ ٹیرف امریکی صارفین کے لیے انتہائی غیر مقبول رہے ہیں، جو محسوس کرتے ہیں کہ ان کی وجہ سے زندگی گزارنے کی زیادہ لاگت آئی ہے۔ اس طرح ٹیرف کے بارے میں ٹرمپ کے نقطہ نظر کو کانگریس کی طرف سے لگام دی جا سکتی ہے، لیکن اس کا آئندہ آزاد تجارتی معاہدے (FTA) پر اثر ہونے کا امکان نہیں ہے۔ اس کے علاوہ، یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ ہندوستان اور امریکہ کے تجارتی تعلقات ڈیموکریٹ انتظامیہ کے دوران بھی تناؤ کا شکار رہے ہیں۔ مثال کے طور پر جو بائیڈن نے نئی دہلی کے ساتھ ایف ٹی اے میں داخل ہونے میں بہت کم دلچسپی ظاہر کی جبکہ امریکی تجارتی ایکٹ کی دفعہ 301 کا اطلاق اس ملک کے خلاف کلنٹن اور اوباما دونوں انتظامیہ کے تحت کیا گیا ہے۔ تاہم سیاسی بلچل FTA کے پہلے مرحلے کی نقاب کشائی میں مزید تاخیر کا باعث بن سکتی ہے۔ اسے بنانے میں کافی وقت گزر چکا ہے۔ بات چیت فروری 2025 میں شروع ہوئی تھی اور اس کے بعد یہ توقع کی جا رہی تھی کہ ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے اپنی نئی تحفظ پسند پالیسیاں شروع کرنے کے بعد یہ پہلا معاہدوں میں سے ایک ہوگا۔ ایسا نہیں تھا کہ ملک کے بعد ملک کے ساتھ سودوں کا اعلان کیا گیا تھا، لیکن یہ مذاکرات کچھ خیالی فنشنگ لائن پر وقفے وقفے سے کھڑے تھے۔ دریں اثنا، امریکہ کو برآمدات پر محصولات گزشتہ سال اگست میں بڑھ کر 50 فیصد ہو گئے تھے جس میں روسی تیل کی درآمد پر 25 فیصد جرمانہ عائد کیا گیا تھا۔ اسے بعد میں نیچے لایا گیا کیونکہ امریکی عدالتوں نے ٹرمپ کی باہمی ٹیرف حکومت کے خلاف فیصلہ دیا۔ اس کے بعد اس سال فروری میں آزاد تجارتی معاہدے کے لیے ایک عبوری فریم ورک معاہدے کی نقاب کشائی کی گئی۔ بعد ازاں یہ مذاکرات اس سال کے شروع میں کسی نتیجے کی طرف بڑھتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے، لیکن لنڈ سے گراہم کے قانون نے کاموں میں تیزی پیدا کر دی۔ اس نے ڈونلڈ ٹرمپ کو روس سے تیل درآمد کرنے والے ممالک پر 100 تک ٹیرف لگانے کی اجازت دی۔ تجارتی معاہدہ ایک بار پھر ناکام ہونے والا تھا لیکن امریکی صدر نے اس قانون سے عارضی چھوٹ دے دی۔ فی الحال، ہندوستانی تجارتی سامان کی برآمدات پر امریکی تجارتی ایکٹ کے تحت 10 فیصد ٹیرف کے ساتھ عالمی تجارتی تنظیم کے سب سے پسندیدہ ملک (MFN) نظام کے تحت محصولات لگائے جا رہے ہیں۔ یہ اس پس منظر میں ہے کہ کسی کو دونوں فریقوں کے حالیہ اعلانات کو دیکھنا چاہیے، یہ یقین دہانی کراتے ہوئے کہ تجارتی معاہدہ اختتام کے قریب تھا۔ ان کا مقصد طویل ت

اعظم خان کو فوری راحت سے انکار، ہائی کورٹ سے رجوع کی ہدایت

نئی دہلی، 5 نومبر (جی این ایس) اعظم خان کو فوری راحت دینے سے انکار کیا نئی دہلی: سپریم کورٹ نے جمعرات کو سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے رہنما محمد اعظم خان کو منی لانڈرنگ کیس میں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کے ذریعہ ان کی گرفتاری کو چیلنج کرنے والی درخواست میں فوری راحت دینے سے انکار کر دیا اور انہیں الہ آباد ہائی کورٹ سے رجوع کرنے کو کہا۔ چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) سوریہ کانت اور جسٹس جویمالیہ باغچی کی بنچ نے عدالت عظمیٰ کی رجسٹری کو معاملے سے متعلق تمام ریکارڈ دو دن کے اندر الہ آباد ہائی کورٹ کو منتقل کرنے کی ہدایت دی اور ہائی کورٹ سے درخواست کی کہ وہ درخواست کو 16 نومبر کو مناسب ڈویژن بنچ کے سامنے لسٹ کرے۔ سپریم کورٹ نے خان کو اپنی درخواست میں ترمیم کرنے اور اضافی مواد کو ریکارڈ پر رکھنے کی آزادی بھی دی۔ سماعت کے دوران، سینئر وکیل کپل سبل، خان کی طرف سے پیش ہوئے، نے استدلال کیا کہ ای ڈی کی کارروائی بدتمیزی تھی اور ہراساں کرنے کے مترادف ہے، یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ ایس پی لیڈر کو 29 اکتوبر کو جیل سے رہائی کے فوراً بعد گرفتار کیا گیا تھا۔ سبل نے عرض کیا کہ خان کے خلاف 28 مقدمات درج کیے گئے ہیں، اس کے علاوہ انفورسمنٹ کیس انفارمیشن رپورٹ (ای سی ایل اے آئی آر) کے تحت ایکٹ انفورسمنٹ کیس انفارمیشن رپورٹ (ای سی ایل اے آئی آر) کے تحت درج ہے۔ نے دعویٰ کیا کہ تازہ ترین گرفتاری کا مقصد یہ یقینی بنانا تھا کہ وہ آئندہ اتر پردیش اسمبلی انتخابات کے دوران سلاخوں کے پیچھے رہے۔ انہوں نے سی جے آئی کانت کی زیر قیادت بنچ کو یہ بھی بتایا کہ خا، جن کی عمر تقریباً 80 سال ہے، اگر گرفتاریوں کا سلسلہ جاری رہا تو وہ اپنی باقی زندگی جیل میں گزار سکتے ہیں۔ اعظم خان نے ای ڈی کے ذریعہ اپنی گرفتاری کو چیلنج کرتے ہوئے سپریم کورٹ سے رجوع کیا تھا، جو مبینہ طور پر 31 اکتوبر کو دوہری پین کارڈ کیس میں ضمانت ملنے کے بعد جیل سے باہر آنے کے تقریباً 40 منٹ بعد اثر انداز ہوا تھا۔ عرضی میں ای ڈی کی گرفتاری کے ساتھ ساتھ غازی آباد کی خصوصی عدالت کے ذریعہ یکم نومبر کو اسے عدالتی تحویل میں بھیجنے کے بعد کے حکم کو منسوخ کرنے کی مانگ کی گئی تھی۔ اس نے عبوری اقدام کے طور پر ان کی رہائی کا بھی مطالبہ کیا۔ ای ڈی نے خان کو اتر پردیش کے رام پور میں مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی سے منسلک منی لانڈرنگ کی تحقیقات کے سلسلے میں گرفتار کیا تھا۔ اس کے بعد غازی آباد کے ایم پی-ایم ایل اے کورٹ نے اسے 13 نومبر تک عدالتی حراست میں بھیج دیا اور ڈاسنا جیل میں بند کر دیا۔ یونیورسٹی کے لیے کسانوں کی زرعی اراضی کے زبردستی حصول کا الزام لگانے والی ایف آئی آر سے تحقیقات کا آغاز ہوا ہے۔ ای ڈی نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ سرکاری فنڈز اور وسائل کو ادارے کی ترقی کی طرف موڑ دیا گیا تھا۔ وفاقی مالیاتی ایجنسی نے 46.426 کروڑ روپے کی یونیورسٹی کی اراضی اور عمارتوں کو عارضی طور پر منسلک کیا تھا، یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ یہ اس معاملے میں مبینہ طور پر ہونے والی جرائم کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یہ یونیورسٹی مولانا محمد علی جوہر ٹرسٹ کی ملکیت ہے، جسے خان نے قائم کیا اور کنٹرول کیا، جو اس کے اعزازی چانسلر کے طور پر بھی کام کرتے ہیں۔ عدالتی کارروائی کے دوران سپریم کورٹ نے واضح کیا کہ گرفتاری کو چیلنج کرنے سے متعلق معاملے کی سماعت پہلے متعلقہ ہائی کورٹ میں ہونی چاہیے۔ بنچ نے کہا کہ درخواست گزار کو قانونی چارہ جوئی کے تمام دستیاب مواقع استعمال کرنے کا حق حاصل ہے اور ہائی کورٹ اس معاملے کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لے سکتی ہے۔ دوسری جانب ای ڈی کی جانب سے درج مقدمے میں اعظم خان پر مالی بے ضابطگیوں اور یونیورسٹی کے قیام کے لیے اراضی کے حصول میں مبینہ بے قاعدگیوں کے الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ تحقیقاتی ایجنسی کے مطابق یونیورسٹی کی اراضی اور عمارتوں کی مالیت 46.426 کروڑ روپے ہے، جنہیں عارضی طور پر منسلک کیا گیا ہے۔ اعظم خان کے وکلاء نے گرفتاری کے طریقہ کار پر سوال اٹھاتے ہوئے اسے غیر قانونی قرار دیا ہے۔

یو جی سی کے نئے ضوابط پر نظر ثانی کرے گی مرکزی حکومت

نئی دہلی، 5 نومبر (جی این ایس) مرکزی حکومت نے جمعرات کو سپریم کورٹ کو مطلع کیا کہ وہ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (اعلیٰ تعلیمی اداروں میں ایکویٹی کو فروغ دینے) کے ضوابط، 2026 پر دوبارہ غور کرے گی، جو کہ اعلیٰ تعلیمی اداروں میں ذات پات کی بنیاد پر امتیاز کو روکنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ مرکز کی طرف سے پیش ہوتے ہوئے، سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے عرض کیا کہ حکومت ضابطوں کا جائزہ لینے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دینے پر غور کر رہی ہے اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ تمام طبقوں سے تعلق رکھنے والے طلبہ کے خدشات کو مناسب طریقے سے دور کیا جائے۔ چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) سوریہ کانت اور جسٹس جویمالیا باغچی کی بنچ 2026 کے یو جی سی ضابطوں کی صداقت کو چیلنج کرنے والی درخواستوں کے ایک بیچ کی سماعت کر رہی تھی، جسے عدالت عظمیٰ نے جنوری میں منظور کیے گئے ایک عبوری حکم میں التواء میں رکھا تھا۔ سماعت کے دوران، سی جے آئی کانت کی زیر قیادت بنچ نے مرز سے کہا کہ وہ ضابطوں پر نظر ثانی کرے، یہ کہتے ہوئے کہ "آپ ضوابط پر نظر ثانی کیوں نہیں کرتے؟" اس کے جواب میں، ایس جی مہتا نے عرض کیا، "حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر طالب علم کا خیال رکھا جائے، کسی کو کوئی خوف نہیں ہونا چاہیے، کسی کو بھی مطمئن نہیں ہونا چاہیے۔ ہم نوجوان نسل کے مفادات پر بھی غور کر رہے ہیں۔ حکومت ایک کمیٹی بنانے پر غور کر رہی ہے۔" مرکز کی عرضی کا نوٹس لیتے ہوئے سپریم کورٹ نے درخواستوں کے بیچ کو مزید غور کے لیے ملتوی کر دیا۔ اس سال 29 جنوری کو منظور کیے گئے ایک عبوری حکم میں، عدالت عظمیٰ نے 2026 کے UGC ضابطوں کے عمل پر روک لگا دی تھی، اور یہ ہدایت دی تھی کہ پہلے کے 2012 کے UGC ضابطے اگلے احکامات تک نافذ رہیں گے۔ مرکز اور یو جی سی کو نوٹس جاری کرتے ہوئے، سی جے آئی کانت اور جسٹس باغچی کی بنچ نے نئے فریم ورک میں کچھ ابہام پر ابتدائی تشویش کا اظہار کیا تھا اور مشاہدہ کیا تھا کہ اس کے غلط استعمال کے امکان کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ درخواستوں میں بنیادی طور پر 2026 کے ضوابط کی شق 3(c) کو چیلنج کیا گیا تھا، جو "ذات پر مبنی امتیاز" کی وضاحت کرتا ہے، یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ اس کا محدود دائرہ عام زمروں سے تعلق رکھنے والے طلباء کو فریم ورک کے تحت دستیاب تحفظ اور شکایات کے ازالے کے طریقہ کار سے خارج کرتا ہے۔ درخواست گزاروں نے استدلال کیا کہ ضابطے ذات پات کی بنیاد پر امتیاز کو صرف اس وقت تسلیم کرتے ہیں جب یہ درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور دیگر پسماندہ طبقات کے ارکان کے خلاف ہدایت کی جاتی ہے، اس طرح

گرین انرجی میں 7 لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری

نئی دہلی، 5 نومبر (جی این ایس) نئی اور قابل تجدید توانائی کے مرکزی وزیر پرہلاد جوشی نے جمعرات کو کہا کہ ہندوستان 220 بلین ڈالر کے سرمایہ کاری کے ہدف کو عبور کرنے کے لیے تیار ہے جس کی ضرورت ہے باقی 190 گیگاواٹ بجلی کی صلاحیت کو شامل کرنے کے لیے جو غیر فوسل ذرائع سے ہدف بنایا گیا ہے۔ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، مرکزی وزیر نے کہا کہ گھریلو فنڈز اور غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری سمیت کل 7 لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری گزشتہ دو سالوں میں قابل تجدید توانائی کے شعبے میں ہوئی ہے۔ ملک میں قابل تجدید توانائی کی صلاحیت میں اضافے کی رفتار میں تیز رفتاری پر روشنی ڈالتے ہوئے، مرکزی وزیر جوشی نے مزید کہا، پہلے 100 گیگا واٹ کو حاصل کرنے میں سات دہائیاں لگیں، مزید 100 گیگا واٹ سات سالوں میں حاصل کی گئی اور اگلی 100 گیگا واٹ دو سالوں میں شامل کی گئی،" انہوں نے تبصرہ کیا۔ جوشی نے کہا کہ رفتار جاری رہے گی اور ہندوستان مقررہ وقت پر 500 گیگاواٹ کا ہدف پورا کرے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی ہدایت کے مطابق مزید 300 گیگاواٹ کا اضافہ کرنے کی حکمت عملی بھی تیار کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت غیر جیواشم ایندھن سے ملک کی نصب شدہ بجلی کی صلاحیت 310 گیگا واٹ ہے، اور مرکزی حکومت نے 2030 تک 500 گیگاواٹ تک پہنچنے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ مرکزی وزیر نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان نے پہلے سپلائی چین کی رکاوٹوں سے سبق سیکھا ہے اور مستقبل میں اسی طرح کے چیلنجوں کے لیے تیار رہنے کے لیے کام کر رہا ہے۔ بھارت قابل تجدید توانائی سمٹ اور ایکسپو 2026 کے چوتھے دن منعقدہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، نئی اور قابل تجدید توانائی کی وزارت (ایم این آر ای) کے سکریٹری سنتوش کمار سارنگی نے کہا کہ وزارت سولر ماڈیول ویسٹ ری سائیکلنگ کے لیے نئی رہنما خطوط تیار کرنے پر کام کر رہی ہے۔ ہم جلد از جلد رہنما خطوط تیار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس سے مینوفیکچررز کو ایسے ماڈیولز تیار کرنے کا بھی پابند بنایا جائے گا جن میں ری سائیکلبلٹی کی اعلیٰ ڈگری ہو،" اعلیٰ عہدیدار نے کہا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ونڈ ٹربائنز کی ری سائیکلبلٹی کافی زیادہ ہے، لیکن ری سایکلنگ بلیڈ اور انہیں بنانے میں استعمال ہونے والی ایپوکسی کے تکنیکی حل ہندوستان میں دستیاب نہیں ہیں۔ تاہم، سوزلون اور آدتیہ برلا گروپ نے مفاہمت کی ایک یادداشت (ایم او یو) پر دستخط کیے ہیں جس کے تحت ایپوکسی کو مکمل طور پر ری سائیکل کیا جا سکے گا اور اسے مکمل طور پر ری سائیکل کرنے کے قابل بلیڈ بنانے کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ MNRE کے نقطہ نظر سے، ہمیں ایک معیاری آپریٹنگ طریقہ کار وضع کرنا ہوگا جو دوسرے مینوفیکچررز کے لیے بھی لازمی ہوگا۔ سولر ماڈیول ویسٹ اور ونڈ ٹربائن کی ری سائیکلنگ فی الحال ای ویسٹ (مینجمنٹ) رولز، 2022 کے تحت آتی ہے، لیکن سارنگی نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ مختلف قسم کی مصنوعات کے لیے الگ سے تفصیلی رہنما خطوط وضع کرنے ہوں گے۔ جوشی نے کہا، ای-کچرے کے قوانین کے تحت، کچرے کے ماڈیولز کو 2035 تک محفوظ کرنا ہوتا ہے، اس وقت تک ری سائیکلنگ کے لیے کافی مقدار میں ہونے کا امکان ہوتا ہے۔"

فلاحی اسکیموں میں آدھار کی جگہ ووٹر آئی ڈی کے استعمال پر جے رام رمیش کا سوال

نئی دہلی، 5 نومبر (جی این ایس) جے رام رمیش نے فلاحی فوائد کے لیے آدھار کو ووٹر آئی ڈی کے ساتھ تبدیل کرنے کے مودی حکومت کے منصوبے پر سوال اٹھائے کانگریس کے جنرل سکریٹری مواصلات کے انچارج جیرام رمیش نے بدھ کے روز سوال کیا کہ کیا نریندر مودی حکومت نے سماجی بہبود کے پروگراموں کے استفادہ کنندگان کی شناخت کے ذریعہ آدھار کو ووٹر آئی ڈی سے تبدیل کرنے کا باضابطہ فیصلہ کیا ہے، انتباہ دیا کہ اس طرح کے اقدام سے بڑے پیمانے پر ان کے سابقہ لوگوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ پنچایتی راج کے مرکزی وزیر کے حالیہ دنوں میں مبینہ طور پر دو بار دیے گئے بیانات پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے، رمیش نے پوچھا کہ کیا مجوزہ تبدیلی مودی حکومت کی سرکاری پالیسی کی نمائندگی کرتی ہے۔ "پچھلے کچھ دنوں میں پنچایتی راج کے مرکزی وزیر نے ایک بار نہیں بلکہ دو بار کہا ہے کہ ووٹر آئی ڈی سماجی بہبود کے پروگراموں کے لیے فائدہ اٹھانے والوں کی شناخت کے لیے آدھار کی جگہ لے گی۔ یا اب یہ مودی حکومت کی سرکاری پالیسی ہے؟" انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا۔ رمیش نے دلیل دی کہ اگر حکومت فائدہ اٹھانے والوں کی شناخت کے لیے آدھار کی جگہ ووٹر آئی ڈی کو اپنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو یہ اصل مقصد سے ہٹ جائے گی جس کے لیے آدھار کا تصور اور متعارف کرایا گیا تھا۔ انہوں نے فلاحی اسکیموں تک رسائی کو ووٹر لسٹوں کے ساتھ جوڑنے کے مضمرات پر بھی تشویش کا اظہار کیا، خاص طور پر ایسے وقت میں جب الیکشن کمیشن انتخابی فہرستوں پر خصوصی نظر ثانی (SIR) کر رہا ہے۔ انہوں نے مزید خبردار کیا کہ انتخابی فہرستوں پر خصوصی نظر ثانی کو فلاحی وظائف کے لیے اہلیت کے تعین کی بنیاد بنانے کے نتیجے میں اور بھی زیادہ اخراج ہو سکتا ہے، خاص طور پر حکومتی امداد پر انحصار کرنے والے کمزور طبقوں میں۔ رمیش نے کہا، "اس طرح کے جائز خدشات ہیں کہ جس طرح سے آدھار کا استعمال کیا گیا ہے، لاکھوں لوگوں کو سماجی بہبود اور سیکورٹی اسکیموں تک رسائی سے محروم کر دیا گیا تھا۔ SIR کو بنیاد بنانے سے بڑے پیمانے پر اور بھی زیادہ لوگوں کو چھوڑ دیا جائے گا،" رمیش نے کہا۔ یہ تنازعہ پنچایتی راج کے مرکزی وزیر راجیو رنجن سنگھ کے ریمارکس کے بعد ہے، جو للن سنگھ کے نام سے مشہور ہیں، جنہوں نے کہا کہ آدھار اب فائدہ اٹھانے والوں کی شناخت اور فلاحی ادائیگیوں پر کارروائی کے لیے بنیادی بنیاد نہیں رہے گا۔ انہوں نے اس کی بجائے الیکٹرز فوٹو شناختی کارڈ (EPIC) نمبر کے ساتھ بائیو میٹرک تصدیق کا استعمال کرنے کی تجویز پیش کی۔ وزیر نے سب سے پہلے 30 اکتوبر کو عوامی منصوبہ مہم 2026-27 پر ایک قومی ورکشاپ میں یہ ریمارکس دیئے اور 3 نومبر کو گنگٹوک کے دورے کے دوران اس تجویز کو دہرایا۔ وزیر نے یہ واضح نہیں کیا ہے کہ کن اسکیموں کا احاطہ کیا جائے گا، آیا یہ ان کی وزارتوں کے تحت پروگراموں سے آگے بڑھے گا یا مجوزہ انتظام کب نافذ ہوگا۔ 5 نومبر تک فلاحی فوائد کے لیے آدھار کو ووٹر آئی ڈی کے ساتھ تبدیل کرنے کا کوئی باضابطہ سرکاری حکم جاری نہیں کیا گیا تھا۔ اس مسئلے کی خاص اہمیت ہے کیونکہ آدھار کو آدھار (مالی اور دیگر سبسڈیز، فوائد اور خدمات کی ٹارگٹڈ ڈیلیوری) ایکٹ، 2016 کے تحت متعارف کرایا گیا تھا۔

سینئر IAF آفیسر گاندھی نگر کا کہنا ہے کہ فوجی اور اگنیور دونوں کے لیے جیت کی صورت حال

نئی دہلی، 5 نومبر (جی این ایس) کے لیے دوسری دو سالہ سروس کی مدت کا آپشن فراہم کرنے کا مرکز کا فیصلہ فوجیوں اور فوج دونوں کے لیے "جیت کی صورت حال" ہے، ہندوستانی فضائیہ کی جنوبی مغربی فضائی کمان کے ایک سینئر اہلکار نے جمعرات کو کہا۔ اگنی پتھ اسکیم کو "اجتماعی تطہیر" کے طور پر حوالہ دیتے ہوئے، گاندھی نگر کے ہیڈکوارٹر SWAC کے سینئر آفیسر انچارج ایڈمنسٹریشن، گرجوت سنگھ بھولر نے کہا کہ حکومت کا فیصلہ آرمڈ فورسز میں خدمات انجام دینے والے موجودہ اگنیوروں کے جائزے کے بعد آراء پر مبنی تھا۔ یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگنیور فرنٹ لائن کمانڈ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "ہمارے پاس بنیادی آپریشنل کرداروں میں اگنیور ملازم ہیں۔ ایئر فورس میں شامل 25 فیصد میں سے، وہ فضائی دفاع، فائٹر آپریشنز، ہیلی کاپٹر آپریشنز، سینسر مینجمنٹ، مختلف ریڈار سسٹمز، اور یہاں تک کہ بنیادی انتظامی کاموں جیسے ایئر مینز میسز، سٹیشن گارڈ کوارٹرز" میں شامل ہیں۔ صحیح تعداد بتانے سے انکار کرتے ہوئے، اے وی ایم بھولر نے کہا کہ فی الحال SWAC کو ایک بڑے پیمانے پر حصہ "فراہم کر رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ" چاہے ان کا تعلق ساؤتھ ویسٹرن کمانڈ سے ہو یا کسی اور کمانڈ سے، تقسیم تقریباً مساوی اور متوازن ہے۔" فورسز میں اگنیوروں کو برقرار رکھنے سے متعلق ایک سوال کے جواب میں، ایئر وائس مارشل نے زور دے کر کہا کہ اگنیوروں کی مانگ ضرور ہوگی۔ "وہ افواج میں کیوں نہیں رہنا چاہیں گے؟ لیکن ایک توازن موجود ہے۔ اگر آپ ہماری تنظیمی ضروریات کو دیکھتے ہوئے، ہمیں تربیت یافتہ افرادی قوت کی ضرورت ہے جو تکنیکی طور پر ہم آہنگ ہو، اچھی حوصلہ افزائی کی ہو، اور حال ہی میں آنے والے مختلف مہنگے آلات کی تربیت حاصل کی ہو۔ انہوں نے مزید کہا کہ دو سال کی توسیع اگنیوروں کے خدشات کو بھی دور کرے گی۔" پہلے سروس کی مدت میں 25 فیصد کی حد تھی، جو کہ دوسری مصروفیت میں نہیں ہے۔ اگنیوروں کو صرف کم از کم معیار پر پورا اترنا ہوگا جس میں نظم وضبط، طبی فٹنس اور ملازمت کی پیداوار شامل ہے۔ اگر کوئی ان معیارات پر پورا اترتا ہے، تو اگنیوروں کو ایک باقاعدہ کیڈٹ (مسلح افواج میں) کے طور پر جذب کیا جائے گا،" بھولر نے کہا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ دفاعی افواج اور اگنیور دونوں کے لیے جیت کی صورت حال" ہے۔ مزید، آئی اے ایف افسر نے کہا کہ اگنی پتھ ※ اسکیم کا ابتدائی خیال بالآخر مسلح افواج میں بہترین 25 فیصد کو جذب کرنے سے ایک صحت مند مقابلہ پیدا ہوگا۔" مثال کے طور پر، اگر ایک اسٹیشن ہے جس میں ایک سو اگنیور ہیں اور وہ سب ایک اسکواڈرن میں ایک دوسرے کے خلاف مقابلہ کر رہے ہیں، تو ان کے کام کی پیداوار، حوصلہ افزائی کی سطح، حوصلہ، جسمانی فٹنس، اور مجموعی کارکردگی میں بہتری آتی ہے کیونکہ ہر کوئی خود کو ثابت کرنا چاہتا ہے۔ جہاں بھی انہیں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے کا موقع ملتا ہے، وہ ایسا کر رہے ہیں۔

ہائی کورٹ نے وزیر اعلیٰ نائیڈو کے خلاف مقدمات کی سی بی آئی کو منتقلی کی درخواست پر سماعت ملتوی کر دی

امراوتی، 5 نومبر (جی این ایس): آندھرا پردیش ہائی کورٹ نے جمعرات کو مفاد عامہ کی عرضی (PIL) پر سماعت ملتوی کر دی جس میں چیف منسٹر این چندرابابو نائیڈو کے خلاف کرائم انویسٹی گیشن ڈپارٹمنٹ (سی آئی ڈی) کے ذریعے درج مقدمات کو آزاد اور منصفانہ تحقیقات کے لیے سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) کو منتقل کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ چیف جسٹس لیزا گل کی سربراہی والی بنچ نے کوٹی بالگنگا دھر تلک کی طرف سے دائر PIL پر سماعت 10 نومبر تک ملتوی کر دی۔ حکومت کی تبدیلی کے بعد 2024 میں پی آئی ایل دائر کی گئی تھی۔ درخواست گزار نے عدالت سے رجوع کیا کہ اقتدار میں تبدیلی سے تحقیقات متاثر ہو سکتی ہیں اور مقدمات بند ہو سکتے ہیں۔ عرضی میں متعدد مقدمات کی بندش کو چیلنج کیا گیا، جن کے بارے میں عرضی گزار کا کہنا ہے کہ PIL زیر التوا ہونے کے دوران انہیں "حقیقت کی غلطیاں" سمجھا گیا۔ مقدمات ایس سی/ایس ٹی کمیونٹیز کے ممبران کی تفویض کردہ زمینوں کی منتقلی سے متعلق الزامات سے متعلق ہیں۔ آپٹیکل فائبر نیٹ ورک ٹینڈر کے ایوارڈ میں بے ضابطگیاں؛ مہارت کی ترقی کے مراکز کا قیام؛ اندرونی رنگ روڈ کے لیے زمین کا حصول؛ ایکسائز پالیسی کے فیصلے؛ اور فری سینڈ پالیسی کی تشکیل اور نفاذ۔ عرضی گزار نے وجئے واڑہ اے سی بی کورٹ کو ہدایت دینے کے لیے ایک انٹرلوکیوٹری پٹیشن بھی دائر کی تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ تفتیش کے دوران ضبط کیے گئے دستاویزات اور الیکٹرانک آلات متعلقہ افراد کو واپس نہ کیے جائیں۔ عرضی گزار کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل رنجیت نے استدلال کیا کہ ان معاملات میں شکایت کرنے والے سرکاری اہلکار ہیں اور چندرا بابو نائیڈو کے اقتدار میں ہونے کی وجہ سے وہ بندش کی رپورٹوں کو چیلنج کرنے کے لیے آگے نہیں آئے ہیں۔ اس نے عرض کیا کہ اس سے درخواست گزار کو عدالت کی مداخلت کو یقینی بنانے کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ مقدمات کی آزادانہ جانچ ہو۔ اس معاملے میں درج کیس اسٹیٹس چارٹ کے مطابق، مقدمات میں کلوزر رپورٹس داخل اور قبول کر لی گئی ہیں، جب کہ رپورٹس کی کاپیاں طلب کرنے یا بندش کو چیلنج کرنے والی متعلقہ کارروائیاں زیر التواء ہیں۔ چارٹ میں شکایت کنندہ کی طرف سے تفویض کردہ زمین کے ایک معاملے میں دائر کی گئی احتجاجی درخواست بھی درج ہے، جس میں الزام لگایا گیا ہے کہ CID-SIT حکام نے بندش کے لیے عدم اعتراض کا سرٹیفکیٹ فراہم کرنے کے لیے دباؤ ڈالا ہے۔ سینئر وکیل رنجیت نے دلیل دی کہ ایک آئینی عدالت کے طور پر ہائی کورٹ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ انکوائری کا حکم دے جہاں حالات اس کی ضمانت دیتے ہیں، بشمول بری ہونے کے بعد، یا شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے تحقیقات سی بی آئی کو منتقل کرنے کا۔ درخواست گزار کا مقدمہ یہ ہے کہ رپورٹس کو بند کرنا، بذات خود، عدالت کو اس بات پر غور کرنے سے نہیں روکتا کہ آیا آزادانہ تحقیقات کی ضرورت ہے۔ گزشتہ ماہ سماعت کے دوران، سینئر ایڈوکیٹ مکل روہتگی، ریاستی حکومت اور سی آئی ڈی کی طرف سے پیش ہوئے، عدالت سے درخواست کی کہ پی آئی ایل کو خارج کر دیا جائے۔ انہوں نے عرض کیا تھا کہ خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) نے چندرابابو نائیڈو کے خلاف مقدمات میں وجئے واڑہ اینٹی کرپشن بیورو (اے سی بی) عدالت کے سامنے حتمی رپورٹیں داخل کی ہیں، یہ کہتے ہوئے کہ آگے بڑھنے کے لیے کافی ثبوت دستیاب نہیں ہیں۔ انہوں نے ہائی کورٹ کو مطلع کیا کہ اے سی بی کورٹ نے رپورٹوں پر غور کیا ہے اور مقدمات کو بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ روہتگی نے عدالت کو مزید بتایا کہ کچھ لوگوں نے ہائی کورٹ میں نظر ثانی کی درخواستیں دائر کر کے بندش کے احکامات کو چیلنج کیا ہے۔

ووٹر لسٹیں جمہوریت کی روح؛ کانگریس کو ان کی تطہیر پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے: اشونی وشنو

جے پور، 5 نومبر (جی این ایس) ر: مرکزی وزیر برائے ریلوے اور اطلاعات و نشریات اشونی وشنو نے جمعرات کو کہا کہ ووٹر لسٹیں جمہوریت کی روح ہیں، اور کانگریس کو کبھی بھی ان کی صفائی کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے۔ مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے کہا کہ انتخابی فہرستیں جمہوری نظام کی بنیاد بنتی ہیں اور اس بات پر زور دیا کہ آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کو یقینی بنانے کے لیے ان کی درستگی ضروری ہے۔ اگر ووٹر لسٹ ہی ناقص ہے تو جمہوری نظام کی شفافیت اور ساکھ کیسے یقینی ہو سکتی ہے؟ اس نے پوچھا۔ ویشنو نے واضح کیا کہ اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) کوئی نیا طریقہ کار نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کا مقصد انتخابی فہرستوں میں غلطیاں درست کرنا اور اس بات کو یقینی بنانا تھا کہ ہر اہل ووٹر کو شامل کیا جائے۔ آئین کے دفاع کے کانگریس کے دعووں پر طنز کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ صرف آئین کی کاپی دکھا کر جمہوریت کی حفاظت نہیں کی جا سکتی۔ اس کی روح کو سمجھنے اور اس کے اصولوں کے مطابق عمل کرنے کی ضرورت تھی۔ انہوں نے انتخابی شکست کے بعد آئینی اداروں پر سوال اٹھانے پر بھی کانگریس کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ اس نے دلیل دی کہ اس طرح کا نقطہ نظر ایک دوہرے معیار کی عکاسی کرتا ہے جس میں پارٹی کے جیتنے پر اداروں اور انتخابی عمل کو قبول کیا جاتا تھا لیکن جب وہ ہار جاتی ہے تو سوال کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی عمل میں کوئی خامی ہے تو اپوزیشن کو حقائق کے ساتھ سامنے آنا چاہیے، محض الزامات لگانے اور کنفیوژن پھیلانے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ بی جے پی نے جے پور کے رام لیلا میدان میں منعقدہ ایک ریلی میں انتخابی فہرستوں کے اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) کی مخالفت پر کانگریس پر سخت حملہ کیا۔ چیف منسٹر بھجن لال شرما، مرکزی وزیر برائے ریلوے اور اطلاعات و نشریات اشونی وشنو، بی جے پی کے ریاستی صدر مدن راٹھور اور جے پور کی رکن پارلیمنٹ منجو شرما نے کانگریس کو نشانہ بناتے ہوئے اپوزیشن پارٹی کو سڑکوں اور سیاسی میدان دونوں میں چیلنج کیا۔ وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما نے سابق وزیر اعلیٰ اشوک گہلوت کو کھلا چیلنج کیا کہ وہ یہ ثابت کریں کہ انہوں نے جودھ پور کے حالیہ دورہ کے دوران جو سوالات اٹھائے تھے وہ غلط تھے۔ بی جے پی کے ریاستی صدر مدن راٹھور نے اپوزیشن پر دوبارہ اقتدار حاصل کرنے اور سیاسی عدم استحکام پیدا کرنے کا الزام لگایا، جب کہ جے پور کے رکن پارلیمان منجو شرما نے ایس آئی آر مشق پر کانگریس کے اعتراضات پر سوال اٹھایا۔ ریلی کے بعد، رہنماؤں نے، بی جے پی کارکنوں کے ساتھ، رام لیلا میدان سے ترپولیا گیٹ تک مارچ کیا، قومی پرچم اور بینرز اٹھائے ہوئے تھے جن پر "جمہوریت بچاؤ، انار کی ختم کرو" جیسے نعرے درج تھے۔ چیف منسٹر بھجن لال شرما نے کانگریس پر جمہوریت کو کمزور کرنے کی طویل تاریخ رکھنے کا الزام لگایا۔ ایمرجنسی اور جمہوری حقوق کی بحالی کے لیے لڑنے والوں کے مصائب کا ذکر کرتے ہوئے، انھوں نے الزام لگایا کہ کانگریس نے منتخب ریاستی حکومتوں کو برخاست کرنے کے لیے آئین کی دفعہ 356 کا بار بار غلط استعمال کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس تاریخ کے باوجود کانگریس اب خود کو جمہوریت کی سب سے بڑی محافظ کے طور پر پیش کر رہی ہے۔ اٹل بہاری واجپائی کی زیر قیادت حکومت کی مثال دیتے ہوئے شرما نے کہا کہ بی جے پی نے اپنی حکومت کی شکست کو وقار کے ساتھ ایک ووٹ سے قبول کیا ہے اور جمہوری اداروں اور کنونشن کا احترام کرنا جاری رکھا ہے۔ اشوک گہلوت کا براہ راست نام لیے بغیر چیف منسٹر نے کہا کہ جو دھپور کے دورے کے دوران انہوں نے جو سوالات اٹھائے تھے ان سے کچھ لوگ بے چین ہو گئے تھے اور آنے والے دنوں میں اور بھی بے چین ہو جائیں گے۔" مجھے غلط ثابت کرو،" اس نے چیلنج کیا۔ پچھلی کانگریس حکومت کے دوران آر پی ایس سی تقرریوں، جل جیون مشن اور پیپر لیک کے معاملات میں مبینہ بے ضابطگیوں کا حوالہ دیتے ہوئے شرما نے پوچھا کہ کیا ان معاملات کے سلسلے میں ارکان، وزراء اور عہدیداروں کو گرفتار نہیں کیا گیا تھا۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ گہلوت کے پرسنل سیکورٹی آفیسر (پی ایس او) کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ کے پاس ثبوت ہیں تو عوام کے سامنے پیش کریں اور عوام کو فیصلہ کرنے دیں کہ کون جھوٹ بول رہا ہے اور کون سچ بول رہا ہے۔ چیف منسٹر نے کانگریس کو چیلنج کیا کہ وہ بی جے پی پر محض الزامات لگانے کے بجائے حکومت میں اپنے ریکارڈ کا دفاع کرے۔ انہوں نے بی جے پی حکومت کی گزشتہ 34 ماہ کی کارکردگی اور کانگریس حکومت کے پانچ سالہ دور کے درمیان موازنہ کرنے پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم سیاست دان ہیں جو براہ راست عوام کے درمیان کام کرتے ہیں۔ جے پور کی ایم پی منجو شرما نے کانگریس اور سی جے پی پر تنقید کرتے ہوئے انہیں "نگری جوڑی" سے طور پر بیان کیا، جن میں سے ایک کے پاس مبینہ طور پر مسائل کی کمی ہے اور دوسرے کے پاس عوامی حمایت کی کمی ہے۔ انہوں نے کانگریس کی طرف سے ایس آئی آر مشق کی مخالفت پر سوال اٹھاتے ہوئے پوچھا کہ کیا فوت ش

تلنگانہ کابینہ نے 193,4 کروڑ روپے کی کالیشورم کی بحالی، فلاحی اسکیموں کو منظوری دی



حیدرآباد، 5 نومبر (جی این ایس) چیف منسٹر اے ریونت ریڈی نے عہدیداروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ کالیشورم پراجکٹ کے میڈی گڈا، انارم اور سنڈیلا بیراجوں کی بحالی کے کاموں کو سختی سے مرکزی حکومت کے ماہرین اور ڈیم سیفٹی ایجنسیوں کی سفارشات کے مطابق انجام دیں۔ وزیر اعلیٰ نے وزراء اور محکمہ آبپاشی کے افسران کے ساتھ ایک جائزہ میٹنگ کی تاکہ تینوں تباہ شدہ بیراجوں کو بحفاظت دوبارہ کام میں لانے کے لیے درکار اقدامات پر تبادلہ خیال کیا جاسکے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ موجودہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس منصوبے کی حفاظت کرے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ سابقہ انتظامیہ کی جانب سے کی گئی غلطیاں دہرائی نہ جائیں۔ انہوں نے وزراء کو ہدایت دی کہ وہ جھوٹے پروپیگنڈے کا مقابلہ کریں جس میں کہا گیا تھا کہ میڈی گڈہ میں دستیاب پانی کو نہیں اٹھایا جارہا ہے۔ محکمہ آبپاشی کے انجینئرز نے وزیر اعلیٰ کو واضح کیا کہ موجودہ حالات کے پیش نظر اس مقام پر موجود پانی کو اٹھانا تکنیکی طور پر ناممکن ہے۔ پاور پوائنٹ پریزنٹیشن کے ذریعے اس کی وضاحت کی گئی تھی کہ میڈی گڈہ سے اٹھائے گئے پانی کو لیکیلی تک پہنچانے کے لیے انارم اور سنڈیلا بیراجوں کے دروازے بند کرنے کی ضرورت ہوگی۔ تاہم، یہ نوٹ کیا گیا کہ نیشنل ڈیم سیفٹی اتھارٹی (این ڈی ایس اے) نے واضح طور پر خبردار کیا ہے کہ انارم اور سنڈیلا بیراجوں کے دروازے جو کہ ساختی نقائص کا شکار ہیں کو کھلا رکھا جانا چاہیے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ نچلے گوداوری میں پانی کو ضائع ہونے سے روکنے کے لیے حکومت نے دیودولا اور سیتارام لفٹ اریگیشن اسکیموں کے ذریعے غیر معمولی پیمانے پر پانی اٹھایا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ورنگل، نلگنڈہ اور کھمم کے غیر منقسم اضلاع کے کمانڈ ایریاز کو آبپاشی اور پینے کا پانی فراہم کیا گیا ہے۔ یہ نوٹ کیا گیا کہ جب کہ پچھلی انتظامیہ کے دوران دیودولا پروجیکٹ کے ذریعے سالانہ اوسطاً 57.9 TMC پانی اٹھایا جاتا تھا، پچھلے تین سالوں میں اوسطاً 13.18 TMC اٹھایا گیا ہے جو کہ ماضی کے مقابلے گوداوری کے پانی کے استعمال میں 89 فیصد اضافہ ہے۔ اکتوبر تک 71.16 ٹی ایم سی پانی دیودولا کے ذریعے اور 10.8 ٹی ایم سی سیتارام پروجیکٹ کے ذریعے اٹھایا گیا، جس سے گوداوری کا کل 81.24 ٹی ایم سی پانی موثر استعمال میں لایا گیا۔ میٹنگ کے دوران وزیر اتم کمار ریڈی اور محکمہ آبپاشی کے عہدیداروں نے تین بیراجوں کی بحالی کا منصوبہ پیش کیا۔ وزیر اعلیٰ نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ جب سے موجودہ عوام پر مبنی حکومت نے اقتدار سنبھالا ہے، ریاست کے زرعی رقبے میں اضافہ ہوا ہے، اور ریاست نے دھان کی پیداوار میں قومی ریکارڈ حاصل کیا ہے۔ اس کی وضاحت کی گئی کہ میڈی گڈا بیراج پچھلی انتظامیہ کی غلطیوں کی وجہ سے ساختی ناکامی (ڈوبنے) کا شکار ہوا، اور بیراجوں کے ناکام ہونے کی وجوہات کو تفصیل سے بتایا گیا۔ مزید یہ بھی نوٹ کیا گیا کہ اگر پرانا پتا پراجیکٹ مکمل ہو چکا ہوتا۔ بشمول تمیڈیہیٹی پر ایک بیراج کی تعمیر - ریاست کو خشک سالی کے دوران مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑتا، اور کم قیمت پر پرانیتا کے پانی کو لیکیلی تک پہنچانا ممکن ہوتا۔ وزیر اعلیٰ نے تینوں بیراجوں کی بحالی کو اعلیٰ ترجیح دینے پر زور دیتے ہوئے کام کو تیز کرنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے واضح کیا کہ بیراجوں کی حفاظت پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہونا چاہیے اور تمام کام نیشنل ڈیم سیفٹی اتھارٹی (NDSA) کے رہنما خطوط کے مطابق ہونا چاہیے۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ مرکزی حکومت کے اداروں کے ساتھ تال میل قائم کریں تاکہ ضروری منظوریوں کو فوری طور پر حاصل کیا جاسکے۔ عہدیداروں نے وضاحت کی کہ حکومت نے میڈی گڈا یراج کو پہنچنے والے نقصان کے بعد تین بیراجوں کی حالت پر ایک جامع مطالعہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت کے تحت قومی سطح کے ماہرین اور تکنیکی اداروں کی مدد سے مطلوبہ تحقیقات مکمل کی گئیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مرکزی حکومت کی طرف سے تشکیل دی گئی ایک ماہر کمیٹی نے پہلے ہی بحالی کے ابتدائی منصوبوں کے لیے اصولی منظوری دے دی ہے۔ عہدیداروں نے بتایا کہ تینوں بیراجوں کی بحالی کی تجاویز تیار کی گئی ہیں جن پر تقریباً روپے لاگت آئے گی۔ 193,4 کروڑ۔ یہ تجویز کیا گیا ہے کہ تعمیراتی فرمیں ساختی نقائص سے متعلق مرمت کے اخراجات برداشت کریں، جب کہ کسی بھی اضافی کام کے اخراجات حکومت برداشت کرے گی۔ چیف منسٹر نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام کارروائیوں کو متوازی طور پر انجام دیا جائے تاکہ تاخیر سے بچا جاسکے۔ چیف منسٹر نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اس ماہ کے آخر تک بحالی کے کاموں کے لئے حتمی منظوری حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

سیاست میں ہم کہاں؟ سبزی باغ کی بیٹھک سے اٹھا ایک سوال



پٹنہ، 5 نومبر (جی این ایس) آج پٹنہ کے سبزی باغ میں ایک چھوٹی سی بیٹھک ہوئی، لیکن اس میں اٹھا سوال بہت بڑا تھا سیاست میں ہم کہاں ہیں؟ عمارتِ اہلِ انصار کے امیر حافظ امام الدین صاحب کی رہائش گاہ پر ہوئی اس بیٹھک میں کوئی شور نہیں تھا، کوئی نعرہ نہیں تھا۔ بس کچھ دردمند لوگ بیٹھے تھے، جن کے دل میں اپنی قوم کے لیے تڑپ تھی۔ ویشالی کے عرفان جامیا والا ممبئی سے چل کر پٹنہ آئے تھے۔ ممبئی کی چمک دمک چھوڑ کر وہ اس لیے آئے تھے، کیونکہ ان کا دل بہار کے انتہائی پسماندہ مسلمانوں کے لیے بے چین تھا۔ انہوں نے بیٹھک میں ایک ہی سوال پوچھا ہم ووٹ تو سب کو دیتے ہیں، لیکن جب حق کی باری آتی ہے، تو سیاست میں ہم کہاں ہوتے ہیں؟ ہماری گنتی صرف ووٹ میں کیوں ہوتی ہے، حصہ داری میں کیوں نہیں؟ ممبئی سے آئے جناب قمر الدین بہاری نے کہا کہ باہر رہنے والا بہاری مسلمان بھی اپنے وطن کے لیے روتا ہے۔ ہم محنت کرتے ہیں، پسینہ بہاتے ہیں، لیکن جب فیصلے کی گھڑی آتی ہے، تو ہمیں بھلا دیا جاتا ہے۔ بیٹھک میں محمد شبیر عالم، ساجد حسین صاحب، وسیم انصاری صاحب اور کلیم انصاری صاحب نے بھی اپنی بات رکھی۔ سب کا درد ایک تھا ہم بکھرے ہوئے ہیں، اس لیے کمزور ہیں۔ اس بیٹھک کا مقصد 22 نومبر 2026 کو چیمبر آف کامرس، پٹنہ میں ہونے والی بڑی بیٹھک کی تیاری تھی۔ لیکن اصل میں یہ تیاری صرف ایک پروگرام کی نہیں تھی، یہ تیاری اپنی آنے والی نسلوں کے مستقبل کی تھی۔ سب نے طے کیا کہ اب گھر گھر جا کر لوگوں کو جگانا ہے۔ ہر دانشور، ہر سماجی کارکن، ہر نوجوان کو 22 نومبر کی بیٹھک میں لانا ہے۔ حافظ امام الدین صاحب نے آخر میں کہا اگر آج ہم ایک نہیں ہوئے، تو کل ہماری آنے والی نسلیں ہم سے پوچھیں گی کہ جب وقت تھا، تو تم کہاں تھے؟ "سبزی باغ کی یہ بیٹھک ختم ہوگئی، لیکن سوال ابھی بھی ہوا میں گونج رہا ہے سیاست میں ہم کہاں؟ 22 نومبر کو پٹنہ اس کا جواب دے گا۔

پانچ نکاتی مطالبات پر مبنی یادداشت پیش؛ 'ایس سی' (SC) مسلمانوں کے لیے ریزرویشن مرکزی مسئلہ بن گیا





علاپور (امبیڈکر نگر) / پٹنہ، 5 نومبر (جی این ایس) بہار اور اتر پردیش کے مسلمانوں کے پانچ نکاتی مطالبات پر مبنی ایک یادداشت، وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم کے نام، پیر کے روز علاپور کے سب ڈویژنل آفیسر (SDO) کو پیش کی گئی۔ یہ یادداشت ہندوستان کے توانا رہنما اور سماجی کارکن عرفان جامعہ والا اور اتر پردیش کے نوجوان رہنما نورالہدیٰ انصاری کی قیادت میں پیش کی گئی۔ 'راشٹریہ علماء کونسل' کی جانب سے، ریاستی صدر (یوتھ ونگ) نورالہدیٰ انصاری نے پریس کے نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے مسلم دلتوں اور پسماندہ برادری کے آئینی حقوق اور ان کی سیاسی شمولیت کا معاملہ اٹھایا۔ اس موقع پر عرفان جامعہ والا نے کہا کہ بہار اور اتر پردیش کے مسلمانوں کے ساتھ دہائیوں سے انصاف نہیں ہوا ہے۔ آئین سب کو مساوی حقوق دیتا ہے، لیکن مذہب کی بنیاد پر امتیازی سلوک آج بھی جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ جدوجہد کسی مذہب کے خلاف نہیں، بلکہ آئین کے تحفظ اور سب کو مساوات فراہم کرنے کے لیے ہے۔ وفد نے بتایا کہ 10 اگست 1950 کے صدارتی حکم نامے کے ذریعے 'شیڈولڈ کاسٹ' (SC) کے درجے پر مذہبی پابندی عائد کر دی گئی تھی۔ بعد ازاں، سکھ اور بدھ برادریوں کو اس میں شامل کر لیا گیا، لیکن مسلم اور عیسائی دلت برادریاں اب بھی اس سے محروم ہیں۔ نورالہدیٰ انصاری نے وزیر اعظم نریندر مودی سے مطالبہ کیا کہ وہ صدارتی حکم نامے میں ترمیم کریں اور اس مذہبی پابندی کو ختم کریں۔ انہوں نے کہا کہ پسماندہ اور مسلم دلت برادری کی سیاسی شمولیت کو یقینی بنانے کے لیے ٹھوس اقدامات کیے جانے چاہئیں۔ 1. 10 اگست 1950 کے صدارتی حکم نامے میں ترمیم کی جائے اور مسلم و عیسائی دلتوں کو 'ایس سی' (SC) کا درجہ دیا جائے۔ 2. پسماندہ مسلمانوں کو تعلیم، ملازمتوں اور سیاست میں ان کی آبادی کے تناسب سے حصہ دیا جائے۔ 3. بہار اور اتر پردیش میں پسماندہ برادری کے لیے خصوصی ترقیاتی اسکیمیں اور وظائف (اسکالرشپس) شروع کیے جائیں۔ 4. مسلم دلتوں پر ہونے والے مظالم کو روکنے کے لیے سخت قانون نافذ کیا جائے۔ 5. سماج وادی پارٹی کے پی ڈی اے ※ (PDA) تصور پر سوال اٹھاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پی ڈی اے کو محض ایک نعرہ بن کر نہیں رہ جانا چاہیے، بلکہ پسماندہ ※ طبقات کو بھی ٹکٹوں اور عہدوں میں حصہ ملنا چاہیے۔ عرفان جامیا والا نے بہار میں اس مسئلے پر کی گئی گزشتہ کوششوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ پسماندہ تحریک ※ بہار میں سب سے زیادہ مضبوط ہے، اور اب اتر پردیش اور بہار، دونوں کو مل کر اس جدوجہد کو دہلی تک لے جانا ہوگا۔ یادداشت (میمورنڈم) پیش کیے جانے کے موقع پر کارکنوں اور حامیوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔ سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ یہ تحریک اس وقت تک جاری رہے گی جب تک کہ شیڈولڈ کاسٹ (SC) مسلمانوں کو ان کا آئینی حق نہیں مل جاتا۔

نیا ئے وہار لا فرم کا افتتاح، کانگریسی قائدین کی شرکت



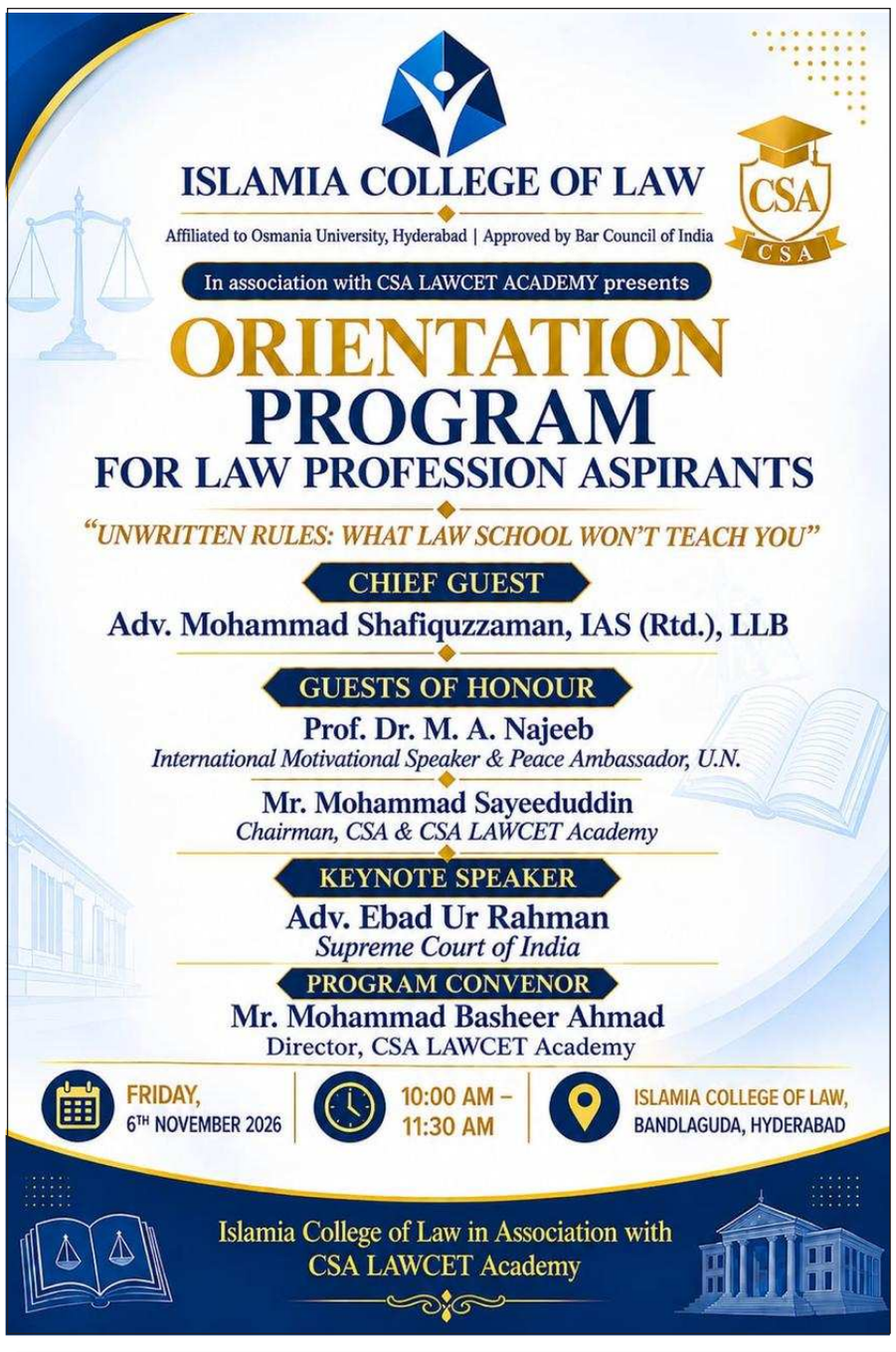
حیدرآباد، 5 نومبر (جی این ایس) تلنگانہ پردیش کانگریس کمیٹی (TPCC) کے لیگل سیل (شعبہ قانون، انسانی حقوق اور آر ٹی آئی) کے وائس چیئرمین ای دیوا (Deva.E) اور ایڈووکیٹ مومن روشن ضمیر جو کہ ریاستی جنرل سکریٹری اور لیگل سیل کے سوشل میڈیا انچارج ہونے کے ساتھ ساتھ حکومتِ تلنگانہ کی حیدرآباد وقف پروٹیکشن اینڈ کوآرڈینیشن کمیٹی ※ کے رکن بھی ہیں نے نیائے وہار لا فرم ※ کی افتتاحی تقریب میں شرکت کی۔ اس پرمسرت موقع پر، ای دیوا اور ایڈووکیٹ مومن روشن ضمیر نے نیائے وہار لا فرم ※ کے افتتاح میں حصہ لیا اور سرینواس گوڑ (Srinivas Goud) اور شیکھر گوڑ (Shekhar Goud) کو ان کی نئی لا فرم کے قیام پر دلی مبارکباد پیش کی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ انہوں نے فرم کی کامیابی، ترقی اور خوشحالی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ نیائے وہار لا فرم ※ مخلصانہ قانونی خدمات فراہم کرے گی، انصاف کے اصولوں کی پاسداری کرے گی، اور عزم و پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ عوام کی خدمت کرے گی۔ اس موقع پر کے رویندر (K. Ravinder)، نشرہ (Nashra) اور فرحان (Farhan) نے بھی سرینواس گوڑ اور شیکھر گوڑ کو مبارکباد دی اور ان کے پیشہ ورانہ سفر میں بڑی کامیابی اور روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ یہ افتتاحی تقریب ایک یادگار موقع ثابت ہوئی، جس میں نئی لا فرم کے قیام اور قانونی خدمات کے میدان میں اس کے سفر کے آغاز کا جشن منایا گیا۔ اس موقع پر مقررین نے کہا کہ معاشرے میں انصاف کی فراہمی اور قانونی شعور بیدار کرنے میں وکلاء کا اہم کردار ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ نئی لا فرم عوام کو بہتر قانونی رہنمائی فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ مستحق افراد کو انصاف دلانے اور قانونی مسائل کے حل میں بھی نمایاں خدمات انجام دے گی۔

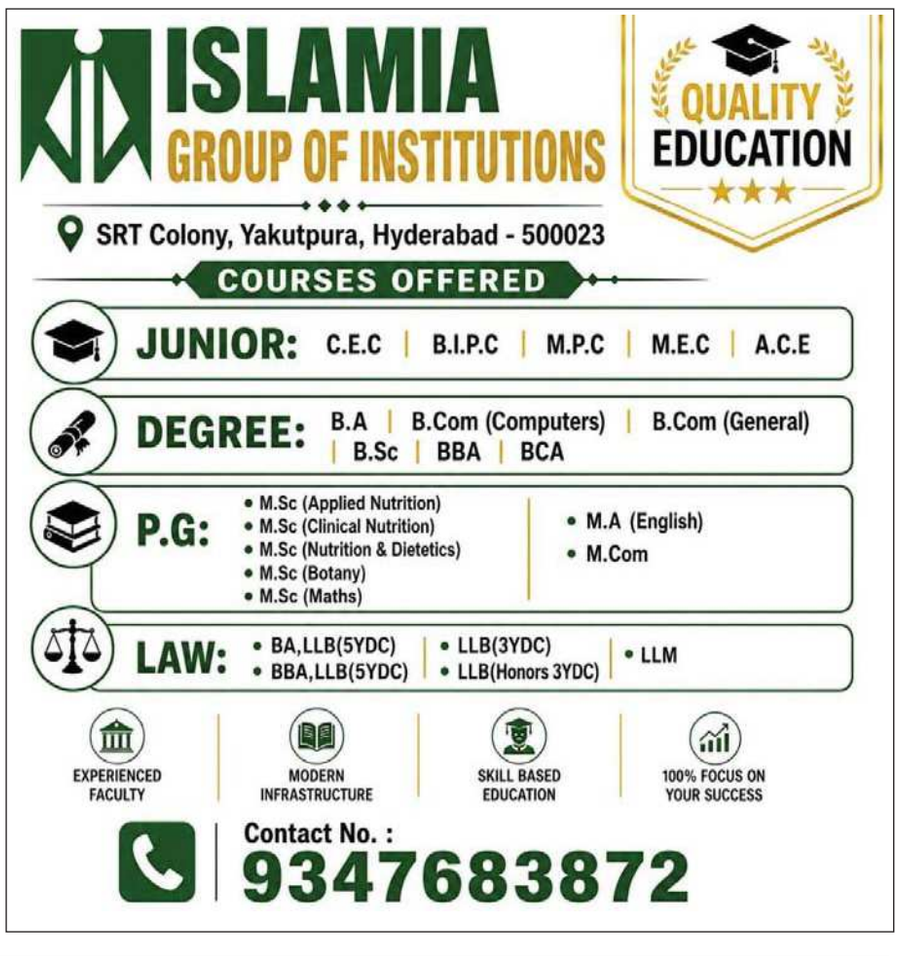
تلنگانہ پسماندہ طبقات کے لیے 38 خود احترام عمارتیں تعمیر کرے گا

حیدرآباد: چیف منسٹر ریونتھ ریڈی کی قیادت والی تلنگانہ حکومت نے حیدرآباد میں پسماندہ طبقات کی 38 انجمنوں کے لیے آتما گوروا بھونس ※ کی تعمیر کے لیے 50.88 کروڑ روپے کی منظوری دی ہے۔ ※ آتما گوروا بھونس (خود احترام عمارتیں) ※ نامی کمیونٹی سینٹرز کی تعمیر کے لیے فنڈز کی منظوری کے سرکاری احکامات جمعرات، 5 نومبر کو جاری کیے گئے۔ پسماندہ طبقات کی بہبود کی وزیر، پونم پربھاکر نے مختلف ذاتوں کی انجمنوں کے نمائندوں کو سرکاری احکامات کے سرکاری دستاویزات حوالے کیے ہیں۔ کانگریس حکومت نے تمام ذاتوں کے لیے عمارتوں کی تعمیر کے لیے ایک نئی پہل شروع کی ہے، جس کا مقصد ان کی سماجی، ثقافتی اور تعلیمی ترقی ہے۔ وزیر پربھاکر نے کہا کہ چیف منسٹر ریونت ریڈی کی ہدایت اور نائب وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ بھٹی وکرمارکا کی ہدایات کے بعد پسماندہ طبقے کی ذات کی انجمنوں کے لئے آتما گوروا بھونس ※ کی تعمیر کو تیز کیا جارہا ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ اگرچہ زمین پہلے مختص کی گئی تھی لیکن بعض انتظامی اور تکنیکی مسائل کی وجہ سے تعمیرات آگے نہیں بڑھ سکیں۔ ان رکاوٹوں کو اب حیدرآباد میٹروپولیٹن ڈیولپمنٹ اتھارٹی (HMDA) کے تعاون سے حل کیا گیا ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ مختص زمین کو تعمیر کے لیے تیار "نقطہ نظر کے ساتھ ترتیب کے ساتھ تیار کیا گیا ہے، جس سے سائٹس کو فوری طور پر تعمیر کے لیے موزوں بنایا گیا ہے۔ حکومت نے اب ضروری فنڈز کی منظوری دے دی ہے، اس نے ذات کی انجمنوں پر زور دیا کہ وہ بغیر کسی تاخیر کے تعمیراتی کام شروع کریں۔

تلنگانہ کا 2027 تک اراضی سروے مکمل کرنے کا مقصد

تلنگانہ حکومت کا مقصد اگلے سال تک ریاست بھر میں ہر ایک انچ اراضی کا جامع سروے مکمل کرنا ہے تاکہ زمین کی ملکیت کے محفوظ ریکارڈ کو یقینی بنایا جاسکے اور طویل عرصے سے زیر التوا زمینی تنازعات کا مستقل حل فراہم کیا جاسکے، ریونیو، ہاؤسنگ اور اطلاعات و تعلقات عامہ کے وزیر پونگولیٹی سری نواس ریڈی نے کہا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ شفافیت کو یقینی بنانے اور زمینی ریکارڈ میں موجود تضادات کو دور کرنے کے لیے کسانوں کی موجودگی میں دوبارہ سروے کیا جانا چاہیے۔ حکومت ہر زمیندار کو آدھار پر مبنی شناختی نظام کی طرح جامع اور محفوظ زمینی ریکارڈ اور پاس بک فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ وزیر موصوف بدھ کو میدچل-ملکاجگیری کلکٹریٹ میں سابقہ رنگا ریڈی ضلع سے متعلق اراضی سروے، محصول، ڈاک ٹکٹ اور رجسٹریشن اور مکانات سے متعلق امور کا جائزہ لے رہے تھے۔ میٹنگ میں ضلع انچارج وزیر ڈی سریدھر بابو اور قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر گدام پرساد کمار نے شرکت کی۔





EDITOR, PRINTER, PUBLISHER & OWNER by MOHD ATHER RAHEEM PUBLISHED From FALAKNUMA NEWS Urdu Daily 19-4-276/5/A, Flat No.502. 5th Floor, Lake view Residency, Baquar Nagar, BNK Colony, Miralam Tank, Hyderabad 500 064. Printed at RIYAZ PRINTING PRESS. #22-8-161 Behind Nayaab Hotel Chatta Bazar, Hyderabad - 500002 Telangana. Head Office Contact No.0404537318, falaknumanews@gmail.com www.falaknumanews.in